شاہ ولی اللہ ص ۳۶ و ص ۳۷ حضرت مجدد الف ثانی ص ح ۱۰

کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے جواز پر زبردست تحقیق

اِقامۃُ القِیامۃ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا خاں

قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مکتبہ رضویہ ○ لاہور

Marfat.com

کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا دلائل قاہرہ سے ثبوت

۱۲۹۹ھ

اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تہامۃ

الجزاء المھیا لغلمۃ کنھیا

۱۳۲۰ھ

از اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی

قدس سرہ العزیز

ناشر:

مکتبہ رضویہ عثمانیہ جامع مسجد انجمن رشید طا لاہور

مسجد افغاناں

قیمت ۲/۲۵

Marfat.com

حبِ پیغمبر کی دنیائے جمیل

اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کی شخصیت اس قدر دلآویز ہے کہ جس پہلو سے انہیں
دیکھا جائے اسی اعتبار سے ہدیۂ دل پیش کرنے کو جی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپکو کم و بیش پچاس علوم میں وہ بے مثال
بصیرت عطا فرمائی تھی کہ آپ کے معاصرین کو ان علوم میں سے بعض میں بھی اس بصیرت کا عشر عشیر حاصل نہ تھا آپکی ایک
ہزار کے لگ بھگ بلند پایہ تصنیفات خصوصاً فتاوے رضویہ کی بارہ ضخیم جلدوں کو دیکھ کر آپ کی جلالت علمی
دِقت نظری ۔ نکتہ آفرینی ، قوت استدلال ۔ قرآن و حدیث اور کتب سلف پر گہری نظر کا اعتراف کرنے پر ہر
موافق و مخالف مجبور ہو جاتا ہے آپ کے فضل و کمال علمی کا سکہ عرب و عجم کے علماء نے تسلیم کیا آپنے تمام
عمر دین متین کی خدمت میں صرف کر دی تیرہویں صدی کے آخر اور چودہویں صدی کی ابتداء میں آپ کے علم و فضل
کا آفتاب نصف النہار کو پہنچ کر پوری تابانی سے چمک رہا تھا پھر اسکی روشنی بڑھتی ہی رہی آپ کی پوری زندگی
اتباع و حب مصطفےٰ سے عبارت تھی انہی وجوہ کی بناء پر علمائے حق نے آپکو موجودہ صدی کا مجدد برحق تسلیم کیا
صرف تیرہ سال دس ماہ کی عمر میں فتویٰ نویسی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا اور آخر عمر تک
اسے سرانجام دیا حقگوئی و بیباکی آپکا شیوہ تھا۔ دوسری دفعہ حج بیت اللہ کو گئے تو وہاں حکومت کیجانب سے متعین خطیب نے
خطبہ میں پڑھا وارض عن اعمام نبیک الاطائب حمزۃ والعباس و ابی طالب " اے اللہ تو اپنے نبی کے پاکیزہ چچوں حمزہ
عباس اور ابی طالب سے راضی ہو یعنے ابوطالب کا بھی ذکر تھا۔ یہ ایک نئی بدعت واضح طور پر جانب حکومت سے تھی اعلیحضرت
قدس سرہ نے سنتے ہی بلند آواز سے کہا اللھم ھذا منکر۔ اے اللہ یہ ناپسند بات ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی
برا کام دیکھو تو ہاتھ سے منع کرو نہ ہوسکے تو زبان سے روکو یہ بھی نہ ہوسکے تو دل سے برا جانو اعلیحضرت نے دوسرے
حکم پر بخوبی عمل کیا جبکہ وہاں کے علماء میں سے کسی نے بھی اس کا نوٹس نہ لیا (ملفوظ شریف حصہ دوم) حب مصطفےٰ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو گویا آپکے رگ و پے میں رچی ہوئی تھی وعظ و نصیحت کی آخری مجلس کی گفتگو کا ایک حصہ
ملاحظہ فرمائیں :-

جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا
کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جسکو بارگاہ رسالت

میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے
اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو (وصایا شریف)

اسی حب صادق کا اثر تھا کہ آپ نے ساری زندگی میں کبھی گستاخ بارگاہِ رسالت کی رعایت نہ کی بلکہ اپنے قلم کی تلوار کو انکے خلاف پوری قوت سے استعمال کیا تاکہ وہ لوگ مجھے طعن وتشنیع کا نشانہ بنا کر اپنا دل خوش کرلیں اتنی دیر تو میرے آقا و مولا کی شان میں گستاخی نہ کریں گے" ہر ذی عقل جانتا ہے کہ ذاتی معاملات میں رواداری یقیناً اچھی چیز ہے لیکن محبوب کے بارے میں توہین و بے ادبی کو دیکھ سن کر خاموش رہنا قانونِ محبت کی رُو سے ایسا جرم ہے جسے کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا وہ محبوب بھی کیسا، جو نازش کائنات ہو۔ انبیاء کا امام ہو اور جس کے نام عرش سے محبت کے سلام و پیام آتے ہوں صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم۔ اعلیحضرت کے نزدیک محبوب خدا سرور ہر دوسرا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرتے ہوئے کسی جاہ وحشم کے مالک تاجدار کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی جائز نہ تھا چنانچہ ایک دفعہ ریاست نانپارہ (ضلع بہرائچ شریف یوپی) کے نواب کی مدح میں شعراء نے قصیدے لکھے کچھ لوگوں نے آپ سے بھی قصیدہ مدحیہ لکھنے کی گذارش کی آپ نے نواب صاحب کی شان میں قصیدہ لکھنے کی بجائے اس ذات ستودہ صفات کی تعریف میں نعت شریف لکھی کہ خود خدا نے بھی جسکی تعریف فرمائی ہے اور آخر میں صاف کہہ دیا ؎

کروں مدح اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین "پارۂ ناں" نہیں

اعلیحضرت کی ولادت باسعادت دس شوال ۱۲۷۲ھ بروز شنبہ بریلی شریف محلہ جسولی میں ہوئی آپ عمر بھر حب مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا شراب طہور پلا کر ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ جمعہ مبارک کے دن ادھر مؤذن نے "حی علی الفلاح" کہا ادھر آپ کے چہرۂ انور پر نور کا ایک شعلہ لپکا اور آپ فوز و فلاح کے عطا کرنے والے رب کریم کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

محمد عبد الحکیم شرف قادری

Marfat.com

مسئلہ از ریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور ضمن سوالات کثیرہ ۱۲۹۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد میں قیام وقت ذکر ولادت حضور خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کیسا ہے بعض لوگ اس قیام سے انکار بحت خالص رکھتے ہیں اور اسے بدیں وجہ کہ قرونِ ثلٰثہ عہ میں نہ تھا بدعت سیئہ و حرام سمجھتے اور کہتے ہیں ہمیں صحابہ و تابعین کی سند چاہیے ورنہ ہم نہیں مانتے ان کے ان اقوال کا حال کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

الحمد للہ الذی باذنہ تقوم السماء والصلاۃ والسلام علی من قامت بہ ارکان الشریعۃ الغراء سیدنا و مولانا محمد الذی قامت فی مولدہ ملئکۃ العلیا و علی اٰلہ و صحبہ القائمین باداب تعظیمہ فی الصبح والمساء واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ و رسولہ قیم الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم ما قامت بتسبیح القیام اشجار الغبراء و سجدت للحی القیوم نجوم الخضراء امین قال القائم ببعض الضراعۃ الی صاحب المقام المحمود والشفاعۃ عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی غفر اللہ لہ و اقام مقام السلف الکرام البررۃ الکملۃ امین

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

عہ نبی اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم صحابۂ کرام تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانے ۱۲ شرف لاہوری

طابع: ایم منیر قاضی
مطبع: نمی پرنٹرز ۲۳۰ ۔ ج ۔ اسکول روڈ لاہور نزد نگار سینما بیرون بھاٹی گیٹ لاہور

Marfat.com

الجواب

یہاں دو مقام واجب الاعلام ہیں **اولاً** اس قیام کا اپنے طور پر کتب و فتاوائے علماء قدست اسرارہم سے حکم بیان کرنا جس سے بعونہٖ تعالیٰ موافقین کے لئے ایضاحِ حق و ازاحت باطل ہو اور منصب فتوٰے اپنے حق کو واصل ہو **ثانیاً** اس مغالطہ کا جواب دینا جو بالفاظ متقاربہ تمام اکابر و اصاغر مانعین میں رائج کہ یہ فعل قرون ثلثہ میں نہ تھا تو بدعت ضلالت ہوا۔ اس میں کچھ خوبی ہوتی تو وہی کرتے اس فعل اور اس کے امثال امور نزاعیہ میں حضرات منکرین کی غایت سعی اسیقدر ہے جس کی بنا پر اہل سنت و سواد اعظم ملت و ہزاران ائمہ شریعت و طریقت کو معاذ اللہ بدعتی گمراہ ٹھہراتے ہیں اور مطلقاً خوف خدا و ترس روز جزا دل میں نہیں لاتے مقام افتا اگرچہ استیعاب مناظرہ کی جا نہیں مگر ایسی جگہ ترک کلی بھی چنداں زیبا نہیں لہٰذا فقیر مقام دوم میں چند اجمالی کلمے حاضر کرے گا جن کے مبانی دیکھئے تو حرفے چند اور معانی سمجھئے تو بس جامع و بلیغ وباللہ التوفیق فی کل حین وعلیہ التوکل وبہٖ نستعین والحمد للہ رب العلمین

مقام اوّل

اللہ عزوجل نے شریعت غرا بیضا زہرا عامہ تامہ کاملہ شاملہ اتاری اور بحمدہٖ تعالیٰ ہمارے لئے ہمارا دین کامل فرمادیا اور اس کے کرم نے اپنے حبیب اکرم حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں اپنی نعمت ہم پر تمام فرمادی قال اللہ تعالےٰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ ترجمہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا والحمد للہ رب العلمین وصلے اللہ تعالیٰ علی من بہ النعم علینا فی الدنیا والدین وبہ ینعم انشاء اللہ تعالیٰ فی الآخرۃ الی ابد الآبدین الحمد للہ ہماری شریعت مطہرہ کا کوئی حکم قرآن عظیم سے باہر نہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں حسبنا کتاب اللہ ہمیں قرآن عظیم بس ہے

Marfat.com

مگر قرآن عظیم کا پورا سمجھنا اور ہر جزئیہ کا صریح حکم اس سے نکال لینا عام کو نامقدور ہے اس لئے قرآن کریم نے دو مبارک قانون ہمیں عطا فرمائے **اول** ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا ترجمہ:۔ جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لو اور جس سے وہ منع فرمائیں باز رہو۔ **اقول** لو صیغہ امر کا ہے اور امر وجوب کے لئے ہے تو پہلی قسم واجبات شرعیہ ہوئی اور باز رہو نہی ہے اور نہی منع فرمانا ہے۔ یہ دوسری قسم ممنوعات شرعیہ ہوئی۔ حاصل یہ کہ اگرچہ قرآن مجید میں سب کچھ ہے ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیئ ترجمہ:۔ اے محبوب ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری جس میں ہر شے ہر چیز ہر موجود کا روشن بیان ہے مگر امت اسے بے نبی کے سمجھائے نہیں سمجھ سکتی ولہذا فرمایا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم (ترجمہ) اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ تم لوگوں کے لئے بیان فرما دو جو کچھ ان کی طرف اترا ہے یعنی اے محبوب تم پر تو قرآن حمید نے ہر چیز روشن فرما دی اس میں سے جس قدر امت کے بتانے کو ہے وہ تم ان پر روشن فرما دو ولہذا کریمہ اولیٰ میں نزلنا علیک فرمایا جو خاص حضور کی نسبت ہے اور کریمہ ثانیہ میں نزل الیھم فرمایا جو نسبت بہ امت ہے **دوم** فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون[۱] (ترجمہ

---

[۱] اس آیہ کریمہ کے متصل ہی کریمہ ثانیہ ہے۔ انکنتم لا تعلمون بالبینٰت والزبر وانزلنا الیک الذکر الآیۃ مصنف نے یہاں معالم التنزیل کے حاشیہ پر تحریر فرمایا اقول ھذا من محاسن نظم القراٰن العظیم امر الناس ان یسألوا اھل الذکر العلماء بالقراٰن العظیم وارشد العلماء ان لا یعتمدوا علی اذھانھم فی فھم القراٰن بل یرجعوا الی مابین لھم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرد الناس الی العلماء والعلماء الی الحدیث والحدیث الی القراٰن وان الی ربک المنتھی فکما ان المجتھدین لو ترکوا الحدیث ورجعوا الی القراٰن لضلوا کذلک العامۃ لو ترکوا المجتھدین ورجعوا الی الحدیث لضلوا ولہذا قال الامام سفین بن عیینۃ احد ائمۃ الحدیث قرین الامام الاعظم والامام مالک رضی اللہ تعالٰی عنھم الحدیث مضلۃ الا للفقہاء نقلہ عن الامام ابن الحاج المکی فی المدخل ترجمہ میں کہتا ہوں یہ عبارات قرآن عظیم کی خوبیوں سے ہے لوگوں کو حکم دیا کہ علماء سے پوچھو جو قرآن مجید کا علم رکھتے ہیں اور علماء کو ہدایت فرمائی کہ قرآن کے سمجھنے میں اپنے ذہن پر اعتماد نہ کریں بلکہ جو کچھ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اس کی طرف رجوع لائیں تو لوگوں کو علماء کی طرف پھیرا اور علماء کو حدیث کی طرف اور حدیث کو قرآن کی طرف اور بے شک تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے تو جس طرح مجتہدین (باقی حاشیہ

Marfat.com

علم والوں سے پوچھو جو تمہیں نہ معلوم ہو۔ حوادث غیر متناہی ہیں احادیث میں ہر جزئیہ کیلئے نام بنام تصریح احکام اگر فرمائی بھی جاتی انکا حفظ وضبط نامقدور ہوتا پھر جو مدارج عالیہ مجتہدانِ امت کیلئے اُن کے اجتہاد پر رکھے گئے وہ نہ ملتے نیز اختلاف ائمہ کی رحمت و وسعت نصیب نہ ہوتی لہٰذا حدیث نے بھی جزئیات معدودہ سے کلیات حاویۂ مسائل نامحدودہ کی طرف اشعار فرمایا اسکی تفصیل وتفریع وتاصیل مجتہدین کرام نے فرمائی اور احاطۂ تصریح نامتناہی کے تعذر نے یہاں بھی حاجت ایضاح مشکل وتفصیل مجمل وتقیید مرسل باقی رکھی جو قرناً فقرناً طبقۃً فطبقۃً مشائخ کرام وعلمائے اعلام کرتے چلے آئے ہر زمانہ کے حوادث تازہ کے احکام اس زمانہ کے علمائے کرام حاملانِ فقہ حامیانِ اسلام نے بیان فرمائے اور یہ سب اپنی اصل ہی کی طرف راجع ہوئے اور ہوتے رہیں گے حتی یأتی امر اللہ وھم علی ذالک درمختار میں ہے ولا یخلو الوجود عمن یمیز ھذا حقیقۃ لا ظنا وعلی من لم یمیز ان یرجع لمن یمیز براءۃ لذمتہ ترجمہ: زمانہ ان لوگوں سے خالی نہ ہوگا جو یقینی طور پر نہ محض گمان سے اس کی تمیز رکھیں اور جسے اس کی تمیز نہ ہو اس پر واجب ہے کہ تمیز والے کیطرف رجوع کرے کہ بری الذمہ ہو۔

رد المحتار میں ہے جزم بذلک اخذا مما رواہ البخاری من قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق حتی یأتی امر اللہ۔ قولہ وعلی من لم یمیز عبر بعلی المفیدۃ للوجوب للامر بہ فی قولہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ ترجمہ:۔ شارح علائی نے اس پر جزم فرمایا اس حدیث سے لیکر جو صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غلبہ کے ساتھ حق پر رہے گا یہاں تک کہ حکم الٰہی

بقیہ ص۶ اگر حدیث چھوڑ کر قرآن کی طرف رجوع کرتے بہک جاتے یونہی غیر مجتہد اگر مجتہدین کو چھوڑ کر حدیث کی طرف رجوع لائیں ضرور گمراہ ہوجائیں اسی لئے امام سفیان بن عیینہ نے کہ امام اعظم و امام مالک کے زمانہ کے قریب حدیث کے اماموں سے تھے فرمایا کہ حدیث بہت گمراہ کردینے والی ہے مگر فقیہوں کو اسے امام ابن حاج مکی نے مدخل میں ان سے نقل فرمایا ۱۲ مصح غفرلہٗ ف:۔ حوادث کا پیدا ہوتے رہنا اور ان کے احکام کا ادراک اور یہ کہ جو ہر بات پر کہے صحابہ تابعین کی سند لاؤ یا امام ابوحنیفہ کا قول دکھاؤ وہ مجنون ہے یا گمراہ۔

Marfat.com

آگئے اور جسے اس کی تمیز نہ ہو اس پر علماء کیطرف رجوع لانے کو اس لئے واجب کیا کہ قرآن عظیم میں اس کا حکم فرمایا ہے کہ علماء سے پوچھو اگر تمہیں نہ معلوم ہو۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں

ما فصل عالم ما اجمل فی کلام من قبلہ من الادوار الا للنور المتصل من الشارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالمنۃ فی ذالک حقیقۃ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی ھو صاحب الشرع لانہ ھو الذی اعطی العلماء تلک المادۃ التی فصلوا بہا ما اجمل فی کلامہ کما ان المنۃ بعدہ لکل دور علی من تحتہ فلو قدر ان اھل دور تعدوا من فوقہم الی الدور الذی قبلہ لانقطعت وصلتہم بالشارع ولم یہتدوا لایضاح مشکل ولا تفصیل مجمل وتامل یا اخی لولا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصل بشریعتہ ما اجمل فی القرآن لبقی القرآن علی اجمالہ کما ان الائمۃ المجتہدین لو لم یفصلوا ما اجمل فی السنۃ لبقیت السنۃ علی اجمالہا وھکذا الی عصرنا ھذا فلولا ان حقیقۃ الاجمال ساریۃ فی العالم کلہ ما شرحت الکتب ولا ترجمت ولا وضع العلماء علی الشروح حواشی کالشروح للشروح

ترجمہ: جس کسی عالم نے اپنے سے پہلے زمانہ کے کسی کلام کے اجمال کی تفصیل کی ہے وہ اسی نور سے ہے جو صاحب شریعت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے ملا ہے تو حقیقۃً اس میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا تمام امت پر احسان ہے کہ انہیں نے علماء کو یہ استعداد عطا فرمائی جس سے انہوں نے مجمل کلام کی تفصیل کی یونہی ہر طبقہ ائمہ کا اپنے بعد والوں پر احسان ہے اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی طبقہ اپنے اگلے پیشواؤں کو چھوڑ کر ان سے اوپر والوں کی طرف تجاوز کر جائے تو شارع علیہ الصلاۃ والسلام سے جو سلسلہ ان تک ملا ہوا ہے وہ کٹ جائیگا اور یہ کسی مشکل کی توضیح مجمل کی تفصیل پر قادر نہ ہوں گے برادرم غور کر اگر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے قرآن کریم یونہی مجمل رہ جاتا۔ اسیطرح ائمہ مجتہدین اگر مجملات حدیث کی تفصیل نہ فرماتے حدیث یونہی مجمل رہ جاتی اسیطرح ہمارے زمانے تک۔ تو اگر یہ نہیں کہ حقیقت اجمال سب میں سرایت کیے ہوئے ہے تو نہ متون کی شرحیں لکھی جاتیں نہ ترجمے ہوتے نہ علماء شرحوں کی شرحیں حواشی لکھتے۔

Marfat.com

اب یہیں دیکھئے کہ کتب ظاہر الروایۃ و نوادر ائمہ تھیں پھر کتب نوازل و واقعات تصنیف فرمائی گئیں پھر متون و شروح و حواشی و فتاوی وقتاً فوقتاً تصنیف ہوتے رہے اور ہر آئندہ طبقہ نے گذشتہ پر اضافے کئے اور مقبول ہوتے رہے کہ سب اسی اجمال قرآن و سنت کی تفصیل ہے نصاب الاحتساب اور فتاویٰ عالمگیری زمانہ سلطان عالمگیر انار اللہ تعالیٰ برہانہ کی تصنیف ہیں ان میں بہت ان جزئیات کی تصریح ملے گی جو کتب سابقہ میں نہیں کہ وُہ جب تک واقع نہ ہوئے تھے اور کتب نوازل و واقعات کا تو موضوع ہی حوادث جدیدہ کے احکام بیان فرمانا ہے اگر کوئی شخص ان کی نسبت کہے کہ صحابہ تابعین سے اس کی تصریح دکھاؤ یا خاص امام اعظم و صاحبین کا نص لاؤ تو وہ یا احمق مجنون ہے یا گمراہ مفتون۔ پھر عالمگیری کے بھی بہت بعد اب قریب زمانہ کی کتابیں فتاوے اسعدیہ و فتاوے حامدیہ و طحطاوی علی الدر و طحطاوی علی مراقی الفلاح و عقود الدریہ و رد المختار و رسائل شامی وغیرہا کتب معتمدہ ہیں کہ تمام حنفی دنیا میں ان پر اعتماد ہو رہا ہے دو اول کے سوا یہ سب تیرھویں صدی کی تصنیف ہیں مانعین بھی ان سے سندیں لاتے ہیں ان میں صدہا وہ بیان ملیں گے جو پہلے نہ تھے اور مانعین کے یہاں تو فتاویٰ شاہ عبدالعزیز صاحب بلکہ مائۃ مسائل اربعین تک پر اعتماد ہو رہا ہے۔ کیا مائۃ مسائل و اربعین کے سب جزئیات کی تصریح صحابہ و تابعین و ائمہ تو بہت بالا ہیں عالمگیری و رد المحتار تک کہیں دکھا سکتے ہیں اب ان کے بھی بعد ریل۔ تار برقی۔ نوٹ۔ منی آرڈر۔ فونوگراف وغیرہ وغیرہ ایجاد ہوئے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ صحابہ تابعین یا امام ابوحنیفہ یا نہ سہی ہدایہ و در مختار یا یہ بھی نہ سہی عالمگیری و طحطاوی و رد المحتار یا سب جانے دو شاہ عبدالعزیز صاحب ہی کے فتاوے میں دکھاؤ تو اسے مجنون سے بہتر اور کیا لفظ کہا جا سکتا ہے ہاں اس ہٹ دھرمی کی بات جدا ہے کہ اپنے آپ تو تیرھویں صدی کی اربعین تک معتمد جانیں اور دوسروں سے ہر جزئیہ پر خاص صحابہ و تابعین کی سند مانگیں۔ خطبہ میں ذکر حرمین شریفین حادث ہے مگر جب سے حادث ہے علماء نے اس کے مندوب ہونے کی تصریح فرمائی در مختار میں ہے یندب ذکر الخلفاء الراشدین والعمین ترجمہ۔ خطبہ میں چاروں خلفائے کرام اور دونوں عم کریم سید الانام علیہ ثم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمانا مستحب ہے،

اور حضرت شیخ مجدد الف ثانی صاحب نے تو ایک خطیب پر اپنے مکتوبات میں اس لئے کہ اس نے ایک خطبہ میں خلفائے کرام کا ذکر نہ کیا تھا سخت نکیر فرمائی اور اسے خبیث تک لکھا اذان کے بعد حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام عرض کرنا جس طرح حرمین طیبین میں رائج ہے درمختار میں ہے التسلیم بعد الاذان حدث فی ربیع الآخر سنۃ سبع مائۃ واحدی وثمانین فی عشاء لیلۃ الاثنین ثم یوم الجمعۃ ثم بعد عشر سنین حدث فی الکل الا المغرب ثم فیھا مرتین وھو بدعۃ حسنۃ

ترجمہ:- اذان کے بعد صلاۃ ربیع الآخر ۷۸۱ھ کی عشاء شب دوشنبہ میں حادث ہوا پھر اذان جمعہ کے بعد بھی صلاۃ کہی گئی پھر دس برس بعد مغرب کے سوا سب اذانوں کے بعد پھر مغرب میں بھی دو بار کہنی شروع ہوئی اور یہ نو پیدا باتوں سے ہے جو شرعاً مستحب ہیں کتب میں اس کے صدہا نظائر ملیں گے اسیوقت کے علمائے معتمدین سے ان کے جزئیہ کی تصریح مل سکتی ہے مجلس میلاد مبارک و قیام کو جاری ہوئے بھی صدہا سال ہوئے مگر صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کے کلام میں ان کے نام کی تصریح مانگنی اسی جنون پر مبنی ہوگی ان پر انہیں علمائے کرام کی تصریحات سے استناد ہوگا جن کے زمانے میں ان کا وجود تھا جیسے مجلس مبارک کیلئے امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی و امام خاتم الحفاظ جلال الدین سیوطی و امام خطیب احمد قسطلانی وغیرہم اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ جن کے نام و کلام کی تصریح بارہا کر دی گئی یونہی مسئلہ قیام میں ان علمائے کرام کی سند لیجائے گی جن کا ذکر شریف آتا ہے وباللہ التوفیق۔ بحمد اللہ تعالیٰ موافقین اہل حق وانصاف و دین کیلئے یہ کافی ہوگا۔ رہا مخالفین کا نہ ماننا ان کی پرواہ کیا۔ وہ اور ہی کسے مانتے ہیں کہ ان علمائے کرام کو مانیں ان کے غیر مقلدین تو علانیہ امام اعظم و جملہ ائمہ دین پر منہ آتے اور اپنے مہمل افہام و اوہام کے آگے ان کے اجتہادات عالیہ کو باطل بتاتے اور ان کے ماننے والوں کو معاذ اللہ مشرک و گمراہ ٹھہراتے ہیں جو ان میں بظاہر نام تقلید لیتے ہیں وہ بھی غیر مقلدین کی طرح اپنے اہوائے باطلہ کے سامنے قرآن و حدیث کی تو ستے نہیں پھر ائمہ کی کیا گنتی ان کے منہ سے تقلید امام اور ان کے اور ان کے سب کے منہ سے قرآن و حدیث کا نام محض

تسکین عوام ہے کہ کھلا منکر نہ جان لیں ورنہ حالت وہ ہے جو اُن کے مذہبی قرآن سے تقویۃ الایمان سے ظاہر کہ جو کہے اللہ ورسول نے دولت مند کر دیا وہ مشرک حالانکہ خود قرآن عظیم فرماتا ہے اغنٰہم اللہ ورسولہ من فضلہ اللہ ورسول نے انہیں اپنے فضل سے دولت مند کر دیا) محمد بخش، احمد بخش نام رکھنا شرک حالانکہ خود قرآن حمید فرماتا ہے کہ جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم جب سیدتنا مریم کے پاس آئے کیا کہا یہ کہ انما انا رسول ربک لاھب لک غلما زکیا ترجمہ :- میں تو تمہارے رب کا رسول ہوں اس لئے کہ میں تم کو ستھرا بیٹا دوں) صرف محمد بخش نام شرک ہوا حالانکہ وہ معنی عطا میں متعین بھی نہیں بخش بہرہ وحصہ کو بھی کہتے ہیں تو جبریل کہ صریح لفظوں میں اپنا بیٹا دینا کہہ رہے ہیں دین اسمٰعیلی میں کیسے مشرک نہ ہوں گے اور قرآن کریم کہ اس شرک وہابیت کو ذکر فرما کر مقرر رکھتا ہے کیوں نہ اسے شرک پسند کتاب ٹھہرائیں گے اس کی مثالیں بہت ہیں کہ وہابیہ کے شرک سے نہ ائمہ محفوظ نہ صحابہ نہ انبیا نہ سید الانبیا نہ جبریل امین نہ خود رب العلمین جل وعلا وصلے اللہ تعالیٰ علے الحبیب وعلیہم وسلم۔ یہ بحث فقیر کے اور رسائل میں مفصل ملے گی یہاں تو اتنا کہنا ہے کہ مخالفین کے نہ ماننے کی پرواہ کیا ہے انہوں نے اور کسے مانا ہے کہ علما ہی کو مانیں گے لہٰذا اس مقام اول میں روئے سخن موافقین اہل حق ویقین کیطرف کریں واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین وصلے اللہ تعالیٰ علے سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین۔ مولیٰ عزوجل توفیق دے تو یہاں منصف غیر متعسف کے لئے اسیقدر کافی کہ یہ فعل مبارک اعنی قیام وقت ذکر ولادت حضور خیر الانام علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ والسلام صدہا سال سے بلادِ دار الاسلام میں رائج ومعمول اور اکابر ائمہ وعلما میں مقرر ومقبول شرع میں اس سے منع مفقود اور بے منع شرع منع مردود ان الحکم الا للہ وانما الحرام ما حرم اللہ وما سکت عنہ فعفو من اللہ علے الخصوص حرمین طیبین مکہ معظمہ ومدینہ منورہ صلے اللہ تعالیٰ علے منورہما وبارک وسلم کہ مبدء ومرجع دین وایمان ہیں وہاں کے اکابر علماء ومفتیان مذاہب اربعہ مدتہا مدت سے اس فعل کے فاعل وعامل وقائل وقابل ہیں ائمہ معتمدین نے اسے حرام نہ فرمایا بلکہ بلاشبہ مستحب ومستحسن ٹھہرایا۔ علامہ جلیل الشان علی بن برہان الدین

Marfat.com

حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیرت مبارکہ انسان العیون میں تصریح فرمائی کہ یہ قیام بدعت حسنہ ہے اور ارشاد فرماتے ہیں قد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عالم الامۃ ومقتدی الائمۃ دیناً وورعاً تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ وتابعہ علی ذلک مشائخ الاسلام فی عصرہ فقد حکی بعضھم ان الامام السبکی اجتمع عندہ جمع کثیر من علماء عصرہ فانشد فیہ قول الصرصری فی مدحہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

قلیل لمدح المصطفٰے الخط بالذھب	علی فضۃ من خط احسن من کتب
وان ینھض الاشراف عند سماعہ	قیاماً صفوفاً او جثیاً علی الرکب

فعند ذلک قام الامام السبکی وجمیع من فی المجلس فحصل انس کثیر بذلک المجلس ویکفی ذلک فی الاقتداء ترجمہ: بے شک وقت ذکر نام پاک حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام قیام کرنا امام تقی الملۃ والدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پایا گیا جو اس امت مرحومہ کے عالم اور دین وتقویٰ میں اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے معاصرین ائمہ کرام مشائخ اسلام نے انکی متابعت کی بعض علما یعنی انہی امام اجل کے صاحبزادے امام شیخ الاسلام ابو نصر عبدالوہاب بن ابی الحسن تقی الملۃ والدین سبکی نے طبقات کبریٰ میں نقل فرمایا کہ امام سبکی کے حضور ایک جماعت کثیر اس زمانہ کے علما کی مجتمع ہوئی اس مجلس میں کسی نے امام صرصری کے یہ اشعار نعت حضور سید الابرار صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مدح مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ بھی تھوڑا ہی ہے کہ جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے اور جو لوگ شرف دینی رکھتے ہیں وہ ان کی نعت سن کر صف باندھ کر سروقد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں ان اشعار کے سنتے ہی حضرت امام سبکی وجملہ علمائے کرام حاضرین مجلس مبارک نے قیام فرمایا اور اس کی وجہ سے اس مجلس میں نہایت انس

Marfat.com

حاصل ہوا۔ علامہ جلیل حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس قدر پیروی کیلئے کفایت کرتا ہے انتہٰی

اقول یہ امام صرصری صاحب قصیدۂ نعتیہ وُہ ہیں جنہیں علامہ محمد بن علی شامی مستند مانعین نے سبل الہدےٰ والرشاد میں اپنے زمانہ کا حسان اور نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا محب صادق فرمایا اور امام اجل حضرت امام الائمہ تقی الملۃ والدین سبکی قدس سرہ الشریف کی جلالت شان ورفعت مکان تو آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن ہے یہاں تک کہ مانعین کے پیشوا مولوی نذیر حسین دہلوی اپنے ایک مہری فتوے میں ان کا بالاجماع امام جلیل ومجتہد کبیر ہونا تسلیم کرتے ہیں اور اس زمانہ کے اعیان علما ومشائخ اسلام کا ان کے ساتھ اسپر موافقت فرمانا بحمداللہ تعالےٰ متبعین سلف صالحین کیلئے ایک کافی سند ہے آخر نہ دیکھا کہ علامہ حلبی نے ارشاد فرمایا اسیقدر اقتدا کیلئے بس ہے۔

عالم کامل عارف باللہ سید سند مولانا سید جعفر برزنجی قدس سرہ العزیز جنکا رسالہ عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حرمین محترمین ودیگر بلاد دار الاسلام میں رائج ہے اور مستند مانعین مولانا رفیع الدین نے تاریخ الحرمین میں اس رسالے اور ان مصنف جلیل القدر کی نہایت مدح وثنا لکھی ہے اپنے اسی رسالۂ مبارکہ میں فرماتے ہیں:۔

قد استحسن القیام عند ذکر ولادتہ الشریفۃ ائمۃ ذو روایۃ ودرایۃ فطوبیٰ لمن کان تعظیمہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ

ترجمہ:۔ بے شک نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا ہے جو صاحب روایت ودرایت تھے تو شادمانی اسکے لئے جس کی نہایت مراد ومقصود نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔

فاضل اجل سیدی جعفر بن اسماعیل بن زین العابدین علوی مدنی نے اس کی شرح الکوکب الازہر علی عقد الجوہر میں اس مضمون پر تقریر فرمائی۔ فقیہ محدث مولنا عثمٰن بن حسن دمیاطی اپنے رسالہ اثبات قیام میں فرماتے ہیں:۔

القیام عند ذکر ولادۃ سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر لا شک فی استحبابہ واستحسانہ وندبہ یحصل لفاعلہ من الثواب الاوفر والخیر الاکبر

لانہ تعظیم ایُّ تعظیم للنبی الکریم ذی الخلق العظیم الذی اخرجنا اللہ بہ من ظلمات الکفرالی الایمان وخلصنا اللہ بہ من نار الجہل الی جنات المعارف والایقان فتعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ مسارعۃ الی رضاء رب العلمین واظہار اقوی شعائر الدین ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ومن یعظم حرمٰت اللہ فھو خیر لہ عند ربہ

ترجمہ:۔ قرارت مولد شریف میں ذکر ولادت سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو قیام کرنا بے شک مستحب و مستحسن و مندوب ہے جس کے فاعل کو ثواب کثیر و فضل کبیر حاصل ہوگا کہ وہ تعظیم ہے اور کیسی تعظیم ہے ان نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ سبحانہ و تعالےٰ نے ہمیں ظلمات کفر سے نور ایمان کیطرف لایا اور ان کے سبب ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت و یقین میں داخل فرمایا تو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم میں خوشنودی رب العلمین کیطرف دوڑنا ہے اور قوی ترین شعائر دین کا آشکار کرنا اور جو تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور جو تعظیم کرے خدا کی حرمتوں کی تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے) پھر بعد نقل دلائل فرمایا ہے :۔

فاستفید من مجموع ما ذکرنا استحباب القیام لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذکر ولادتہ لما فی ذلک من التعظیم لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا یقال القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدعۃ لانا نقول لیس کل بدعۃ مذمومۃ کما اجاب بذلک الامام المحقق الولی ابو زرعۃ العراقی حین سئل عن فعل المولد امستحب او مکروہ وھل ورد فیہ شیئ او فعل بہ من یقتدی بہ فاجاب بقولہ الولیمۃ واطعام الطعام مستحب کل وقت فکیف اذا انضم الی ذلک السرور لظہور نور النبوۃ فی ھذا الشہر الشریف ولا نعلم ذلک عن السلف ولا یلزم من کونہ بدعۃ کونہ مکروھا فکم من بدعۃ مستحبۃ بل واجبۃ اذا لم تنضم بذلک مفسدۃ واللہ الموفق ٥

ترجمہ: یعنی ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکر ولادت شریفہ کے وقت قیام مستحب ہے کہ اس میں نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے کوئی یہ نہ کہے کہ یہ قیام تو بدعت ہے

Marfat.com

اس لئے کہ ہم کہتے ہیں ہر بدعت بری نہیں ہوتی جیسا کہ یہی جواب دیا امام محقق ولی ابو زرعہ عراقی نے جب اُن سے مجلس میلاد کو پوچھا گیا تھا کہ مستحب ہے یا مکروہ اور اس میں کچھ وارد ہُوا ہے یا کسی پیشوا نے کی ہے تو جواب میں فرمایا ولیمہ اور کھانا کھلانا ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت کا کیا پوچھنا جب اس کے ساتھ اس ماہ مبارک میں ظہور نور نبوت کی خوشی مل جائے اور ہمیں یہ امر سلف سے معلوم نہیں نہ بدعت ہونے سے کراہت لازم کہ بہتیری بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ کوئی خرابی مفہوم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے پھر ارشاد فرماتے ہیں :- قد اجتمعت الامۃ المحمدیۃ من اھل السنۃ والجماعۃ علی استحسان القیام المذکور وقد قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔

ترجمہ :- بے شک امت مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اہلسنت وجماعت کا اجماع واتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بے شک نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی امام علامہ مدالقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جرت عادۃ القوم بقیام الناس اذا انتہی المداح الی ذکر مولدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھی بدعۃ مستحبۃ لما فیہ من اظہار السرور والتعظیم الخ نقلہ المولی الدمیاطی ترجمہ :- یعنی عادت قوم کی جاری ہے کہ جب مدح خوان ذکر میلاد حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ بدعت مستحبہ ہے کہ اس میں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے) علامہ ابو زید اپنے رسالہ میلاد میں لکھتے ہیں استحسن القیام عند ذکر الولادۃ ترجمہ۔ ذکر ولادت کے وقت قیام مستحسن ہے، خاتمۃ المحدثین زین الحرم عین الکرم مولانا سید احمد زینی دحلان مکی قدس سرہ الملکی اپنی کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں فرماتے ہیں من تعظیمہ صلے اللہ علیہ وسلم الفرح بلیلۃ ولادتہ وقراءۃ المولد والقیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واطعام الطعام وغیر ذلک مما یعتاد الناس فعلہ من انواع البر فان ذلک کلہ من تعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد افردت مسئلۃ المولد وما یتعلق بہا بالتالیف واعتنی بذلک

Marfat.com

كثير من العلماء فالفوا فی ذلك مصنفات مشحونة بالادلة والبراهين فلا حاجة لنا الى الاطالة بذلك ترجمہ - یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہے حضور کی شب ولادت کی خوشی کرنا اور مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے وقت کھڑا ہونا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا دینا اور ان کے سوا اور نیکی کی باتیں کہ مسلمانوں میں رائج ہیں کہ یہ سب نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں اور یہ مسئلہ مجلس میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے جس میں مستقل کتابیں تصنیف ہوئیں اور بکثرت علمائے دین نے اسکا اہتمام فرمایا اور دلائل وبراہین سے بھری ہوئی کتابیں اس میں تالیف فرمائیں تو ہمیں اس مسئلہ میں تطویل کلام کی حاجت نہیں)

شیخ مشائخنا خاتمۃ المحققین امام العلماء رئیس المدرسین مفتی الحنفیہ بمکۃ المحمیہ سیدنا وبرکتنا علامہ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے فتاوے میں ارشاد فرماتے ہیں:- القیام عند ذکر مولدہ الاعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استحسنہ جمع من السلف فهو بدعة حسنة ترجمہ:- ذکر مولد اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کو ایک جماعت سلف نے مستحسن کہا تو وہ بدعت حسنہ ہے)

پھر علامہ انباری کی مورد علماء سے نقل فرماتے ہیں قام الامام السبکی وجمیع من بالمجلس وكفے بمثل ذلك فی الاقتداء اھ ملخصاً ترجمہ امام سبکی اور تمام حاضرین مجلس نے قیام کیا اور اس قدر اقتدا کے لئے بس ہے) الفتاوے - مولانا جمال عمر قدس سرہ کے اس فتوے پر موافقت فرمائی - مولانا صدیق بن عبدالرحمٰن کمال مدرس مسجد حرام اور حضرت علامۃ الورٰی علم الہدی مولٰنا وشیخنا وبرکتنا سید سند احمد زین دحلان شافعی اور مولانا محمد بن محمد کتبی مکی اور مولٰنا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ وغیرہم اکابر علمانے نفعنا اللہ تعالیٰ بعلومہم آمین یہی مولانا حسین دوسری جگہ فرماتے ہیں استحسنہ کثیر من العلماء وهو حسن لما یجب علینا تعظیمہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ اسے بہت علمانے مستحسن رکھا اور وہ حسن ہے کہ ہم پر نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے) مولانا محمد بن یحیی حنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں نعم یجب القیام عند ذکرہ

ولادتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ یحضر روحانیتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعند ذلک یجب التعظیم والقیام۔ ترجمہ:۔ ہاں ذکر ولادت حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام ضرور ہے کہ رُوح اقدس حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا۔ **قولہ** رحمہ اللہ تعالیٰ یجب القیام الخ **اقول** اراد التاکد فی محل الادب کقول القائل لحبیبہ حقک واجب علیّ وھو من المحاورات الشائعۃ بینھم کما لا یخفی علی من تتبع کلماتھم واما حضور روحانیتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعلی ما فصل وتقرابی و مولای ھقدام العلماء الکرام فی کتابہ اذاقۃ الاثام داللہ تعالیٰ اعلم مولانا عبداللہ بن محمد مفتی حنفیہ فرماتے ہیں استحسنہ کثیرون ترجمہ:۔ اسے بہت علمانے مستحسن رکھا ہے۔ شیخ مشائخنا مولانا الامام الاجل الفقیہ المحدث سراج العلماء عبداللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے تواترتہ الائمۃ الاعلام واقرہ الائمۃ والحکام من غیر نکیر منکر ورد راد ولہذا کان حسنا ومن یستحق التعظیم غیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویکفی اثر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن ترجمہ۔ یہ قیام مشہور اماموں میں برابر متوارث چلا آتا ہے اور اسے ائمہ و حکام نے برقرار رکھا اور کسی نے رد و انکار نہ کیا لہذا مستحب ٹھہرا اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جس چیز کو اہل اسلام نیک سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی نیک ہے۔ اسی طرح مفتی علامہ عمر بن ابی بکر شافعی نے اس کے استحباب و استحسان پر تصریح فرمائی۔ فتوائے علمائے حرمین محترمین جس پر مفتی مکہ معظمہ مولانا محمد بن حسین کتبی حنفی اور رئیس العلماء شیخ المدرسین مولانا جمال حنفی اور مفتی مالکیہ مولانا حسین ابراہیم مکی اور سید المحققین مولانا احمد بن زین شافعی اور مدرس مسجد نبوی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مولانا محمد بن محمد غرب شافعی اور مولانا عبدالکریم بن عبدالحکیم حنفی مدنی اور فقیہ جلیل مولانا عبدالجبار حنبلی، بصری نزیل مدینہ منورہ اور مولانا ابراہیم بن محمد خیار حسینی شافعی مدنی کی مہریں ہیں اور اصل فتویٰ مزینہ بخطوط و مواہیر علمائے ممدوحین فقیر نے بچشم خود دیکھا اور مدتوں فقیر کے پاس رہا جس میں اکثر مسائل متنازع فیہا پر بحث فرمائی ہے اور بدلائل باہرہ مذہب وہابیت کو سراسر مردود باطل ٹھہرایا ہے اس میں دربارۂ قیام مذکورہ اما قیام اہل الاسلام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلاۃ والسلام

Marfat.com

فی ذلک المحفل اشاعة للتعظیم واظہار اللاحترام فقد صرح فی انسان العیون المشہور بالسیرة الحلبیة باستحسانہ کذلک وقال العلامة البرزنجی فی رسالة المولد قد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمة ذو روایة ودرایة فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غایة مرامہ ومرماہ انتہی بلفظہ اما الحکم بحرمة ذلک التعظیم وممانعتہ بدلیل عدم ذکرہ بالخصوص فی السنة فہو فاسد عند جمہور المحققین قال فی عین العلم والاسرار بالمساعد فیما لم ینہ عنہ وصار معتادا لبعض عصرہم حسن وان کان بدعة الخ اقول والدلیل علی ھذا ما روی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا وموقوفا ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن وقولہ علیہ الصلوٰة والسلام خالقوا الناس باخلاقہم رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین وقال الامام حجة الاسلام فی الاحیاء الادب الخامس موافقة القوم فی القیام اذا قام واحد منہم فی وجد صادق من غیر ریاء او تکلف او قام باختیار من غیر وجد فلابد من الموافقة وذلک من ادب الصحبة ولکل قوم رسم ولابد من مخالقة الناس باخلاقہم کما ورد فی الخبر لاسیما اذا کانت اخلاقا فیہا حسن العشرة وطیب القلب وقول القائل ان ذلک بدعة لم یکن فی الصحابة فلیس کلما یحکم باباحتہ منقولا عن الصحابة وانما المحذور بدعة تراغم سنة ماموراً بہا ولم ینقل النہی عن شیئ من ھذا وکذلک سائر انواع المساعدات اذا قصد بہا تطییب القلب واصطلح علیہا جماعة فلاحسن المساعدة علیہا الا فیما ورد نہی لا یقبل التاویل انتہی کلام الامام حجة الاسلام باختصار المرام

ترجمہ:- یعنی ذکر ولادت حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وقت اس محفل میں اہل اسلام کا اشاعت تعظیم واظہار احترام کے لئے قیام کرنا بتصریح انسان العیون مشہور بہ سیرت حلبیہ مستحسن ہے اور علامہ برزنجی رسالہ مولد میں فرماتے ہیں قیام وقت ذکر مولد شریف ائمہ ذوروایت ودرایت کے نزدیک مستحب ہے تو خوشی ہو اسے جس کی غایت مراد ومرام تعظیم حضور سید الانام علیہ الصلوٰة والسلام ہے انتہی ۔ اور اس تعظیم کو بدیں وجہ کہ اس خصوصیت کے ساتھ حدیث میں مذکور نہیں حرام وممنوع کہنا جمہور محققین کے نزدیک فاسد ہے عین العلم میں فرماتے ہیں جس چیز سے شرع

Marfat.com

میں نہی نہ آئی اور بعد زمانہ سلف کے لوگوں میں جاری ہوئی اس میں موافقت کرکے مسلمانوں کا دل خوش کرنا بہتر ہے اگرچہ وہ چیز بدعت ہو الخ میں کہتا ہوں اور اس پر دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اور خود ان کے قول سے مروی ہوئی کہ اہل اسلام جس چیز کو نیک جانیں وہ خدا کے نزدیک بھی نیک ہے اور وہ حدیث کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو حاکم نے اسے روایت کیا اور کہا کہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور امام حجۃ الاسلام غزالی، احیاء العلوم میں فرماتے ہیں پانچواں ادب قوم کی موافقت کرنا ہے قیام میں جب کوئی ان میں سے سچے وجد میں بے نمائش و تکلف یا بلا وجد اپنے اختیار سے کھڑا ہو تو ضرور ہے کہ سب حاضرین اس کی موافقت کریں اور کھڑے ہو جائیں کہ یہ آداب صحبت سے ہے اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے اور لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرنا لازم ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا خصوصاً جب ان عادتوں میں اچھا برتاؤ اور دلوں کی خوشنودی ہو اور کہنے والے کا یہ کہنا کہ یہ بدعت ہے صحابہ سے ثابت نہیں تو یہ کب ہے کہ جس چیز کے جواز کا حکم دیا جائے وہ صحابہ سے منقول ہو بُری وہ بدعت ہے جو کسی سنت ماموربہا کا کاٹ کرے اور ان باتوں سے نہی کہیں نہ آئی اور ایسے ہی سب مساعدتیں جب ان سے دل خوش کرنا مقصود ہو اور ایک جماعت نے اس پر اتفاق کر لیا ہو تو بہتر یہی ہے کہ ان کی موافقت کیجائے مگر ان باتوں میں جن سے ایسی صریح نہی وارد ہوئی کہ لائق تاویل بھی نہیں یہاں تک امام حجۃ الاسلام غزالی کا ارشاد تھا کہ باختصار منقول ہوا انتہی) آخر روضۃ النعیم میں جو فتاویٰ علمائے کرام مطبوع ہوئے ان میں فتوائے صحیح حضرات علمائے مدینہ منورہ میں بعد اثبات حسن وخوبی محفل میلاد شریف مذکور والحاصل ان مایصنع من الولائم فی المولد الشریف وقراءۃ معجزۃ المسلمین وانفاق المبرات والقیام عند ذکر ولادۃ الرسول الامین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورش ماء الورد والقاء البخور وتزیین المکان وقراءۃ شئ من القران و الصلوۃ علی النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واظہار الفرح والسرور فلاشبہۃ فی انہ بدعۃ حسنۃ مستحبۃ وفضیلۃ شریفۃ مستحسنۃ اذ لیس کل بدعۃ حراما بل قدتکون واجبۃ کنصب الادلۃ للرد علی الفرق الضالۃ وتعلم النحو وسائر العلوم المعینۃ علی فہم الکتاب والسنۃ کماینبغی ومندوبۃ کبناء الربط وللدارس ومباحۃ

Marfat.com

کالتوسع فی الماکل والمشارب اللذیذۃ والثیاب کما فی شرح المناوی علی جامع الصغیر عن تہذیب النووی فلا ینکرہا الا مبتدع لا استماع لقولہ بل علی حاکم الاسلام ان یعزرہ واللہ تعالیٰ اعلم ترجمہ: یعنی خلاصہ مقصود یہ ہے کہ میلاد شریف میں ولیمے کرنا اور حال ولادت مسلمانوں کو سنانا اور خیرات ومبرات بجالانا اور ذکر ولادت اقدس رسول امین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور گلاب چھڑکنا اور خوشبوئیں سلگانا اور مکان آراستہ کرنا اور کچھ قرآن اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اور فرحت وسرور کا ظاہر کرنا بے شک بدعت حسنہ مستحبہ اور فضیلت شریفہ مستحسنہ ہے کہ ہر بدعت حرام نہیں ہوتی بلکہ کبھی واجب ہوتی ہے جیسے گمراہ فرقوں پر رد کے لئے دلائل قائم کرنا اور نحو وغیرہ وہ علوم سیکھنا جن کی مدد سے قرآن وحدیث بخوبی سمجھ میں آسکیں اور کبھی مستحب ہوتی ہے جیسے سرائیں اور مدرسے بنانا اور کبھی مباح جیسے لذیذ کھانے پینے اور کپڑوں میں وسعت کرنا جیسا کہ علامہ مناوی نے شرح جامع صغیر میں تہذیب امام علامہ نووی سے نقل کیا تو ان امور کا انکار وہی کریگا جو بدعتی ہوگا اس کی بات سننا نہ چاہیئے بلکہ حاکم اسلام پر واجب ہے کہ اسے سزا دے واللہ تعالیٰ اعلم انتہیٰ) اس فتوے پر مولانا عبدالجبار وابراہیم بن خیار وغیرہما تیس ۳۰ علما کی مہریں ہیں اور نیز فتوے علمائے مکہ معظمہ میں میلاد وقیام کا استحباب علمائے سلف سے نقل کرکے فرماتے ہیں فالمنکر لہذا مبتدع بدعۃ سیئۃ مذمومۃ لانکارہ علی شیئ حسن عند اللہ والمسلمین کما جاء فی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما رآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن والمراد من المسلمین ہٰہنا الذین کملوا الاسلام کالعلماء العاملین وعلماء العرب والمصر والشام والروم والاندلس کلہم رأوہ حسنا من زمان السلف الی الآن فصار الاجماع والامر الذی ثبت باجماع الامۃ فہو حق لیس بضلال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ فعلی حاکم الشرعیۃ تعزیر المنکر واللہ تعالیٰ اعلم۔ ترجمہ: پس مجلس وقیام کا منکر بدعتی ہے اور اس نے بری بدعت سیئہ و مذمومہ کی کہ اس نے ایسی چیز پر انکار کیا جو خدا واہل اسلام کے نزدیک نیک تھی جیسا کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں آیا ہے کہ جس چیز کو مسلمان نیک اعتقاد کریں وہ خدا کے نزدیک نیک ہے اور یہاں مسلمانوں

Marfat.com

سے کامل مسلمان مراد ہیں جیسے علمائے باعمل اور مجلس وقیام کو علمائے عرب و مصر و شام و روم و اندلس نے سلف سے آج تک مستحسن جانا تو اجماع ہو گیا اور جو امر اجماع امت سے ثابت ہو وہ حق ہے گمراہی نہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت گمراہی پر اتفاق نہیں کرتی پس حاکم شرع پر لازم ہے کہ منکر کو سزا دے واللہ تعالیٰ اعلم انتہیٰ) اس فتوے پر حضرت سید العلما احمد وحلان مفتی شافعیہ وجناب مستطاب شیخنا و برکتنا سراج الفضلاء مولانا عبدالرحمن سراج مفتی حنفیہ و مولانا حسن مفتی حنبلیہ و مولانا محمد شرفی مفتی مالکیہ وغیرہم پینتالیس علما کی مہریں ہیں اور فتوائے علمائے جدہ میں مجیب اول مولانا باصر بن علی بن احمد مجلس میلاد اور اس میں قیام وتعیین یوم وتزئین مکان واستعمال خوشبو و قرارت قرآن و اظہار سرور واطعام طعام کی نسبت فرماتے ہیں بھذہ الصورۃ المجموعۃ من الاشیاء المذکورۃ بدعۃ حسنۃ مستحبۃ شرعا ولا ینکرھا الا من فی قلبہ شعبۃ من شعب النفاق والبغض لہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکیف یسوغ لہ ذلک مع قولہ تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب

ترجمہ: جس مجلس میں یہ سب باتیں کیجائیں وہ شرعا بدعت حسنہ مستحبہ ہے جس کا انکار نہ کریگا مگر وہ جس کے دل میں نفاق کی شاخوں سے ایک شاخ اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت ہے اور یہ انکار اسے کیونکر روا ہوگا حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو خدا کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں) مولانا عباس بن جعفر بن صدیق فرماتے ہیں ما اجاب بہ الشیخ العلامۃ فھو الصواب لا یخالفہ الا اھل النفاق وما فی السؤال کلہ حسن کیف لا وقد قصد بذلک تعظیم المصطفے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا حرمنا اللہ تعالیٰ من زیارتہ فی الدنیا ولا من شفاعتہ فی الاخری ومن انکر من ذلک فھو محروم منھما

ترجمہ: شیخ علامہ باصر بن احمد بن علی نے جو جواب دیا وہی حق ہے اس کا خلاف نہ کریں گے مگر منافقین اور جو کچھ سوال میں مذکور ہے سب حسن ہے اور کیوں نہ حسن ہو کہ اس سے مصطفے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مقصود ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محروم نہ کرے ان کی زیارت سے دنیا میں اور نہ ان کی شفاعت سے آخرت میں اور جو اس سے انکار کریگا وہ ان دونوں سے محروم ہے) مولانا احمد فتاح لکھتے ہیں - اعلم ان ذکر ولادۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

وما وقع من معجزاته والحضور لسماعه سنة بلا شك وريب لكن مع هذه الصورة المجموعة من الاشياء المذکورة کما هو المعمول فی الحرمین الشریفین وجمیع دیار العرب بدعة حسنة مستحبة یثاب فاعلها ویعاقب منکرها ومانعها ترجمہ جان تو کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادت ومعجزات کا ذکر اور اس کے سننے کو حاضر ہونا بے شک سنت ہے مگر یہ ہیئت مجموعی جس میں قیام وغیرہ اشیائے مذکورہ ہوتی ہیں جیسا کہ حرمین شریفین اور تمام دیار عرب کا معمول ہے یہ بدعت حسنہ مستحبہ ہے جس کے کرنے والے کو ثواب اور منکر و مانع پر عذاب) مولانا محمد بن سلیمٰن لکھتے ہیں نعم اصل ذکر المولد الشریف وسماعہ سنۃ وبهذه الکیفیة المجموعة بدعة حسنة مستحبة وفضیلة عظیمة مقبولة عند اللہ تعالی کما جاء فی اثر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما رآہ المسلمون حسنا فهو عند اللہ حسن والمسلمون من زمان السلف الی الآن من اهل العلم والعرفان کلهم رأوه حسنا بلا نقصان فلا ینکر ولا یمنع من ذلک الا مانع الخیر والاحسان وذالک علی الشیطان ترجمہ:۔ ہاں اصل ذکر مولد شریف اور اس کا سننا سنت ہے اور اس کیفیت مجموعی کے ساتھ جس میں قیام وغیرہ ہوتا ہے بدعت حسنہ مستحبہ اور بڑی فضیلت پسندیدہ خدا ہے کہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں وارد جسے مسلمان نیک سمجھیں وہ خدا کے نزدیک نیک ہے اور مسلمان سلف سے آج تک علما و اولیا سب اسے مستحسن بلا نقصان سمجھتے آئے تو اس سے منع وانکار نہ کریگا مگر وہ کہ خیر اور بھلائی سے روکنے والا ہوگا اور یہ کام شیطان کا ہے۔ مولانا احمد جبلس لکھتے ہیں الحمد للہ وکفی والصلاة علی المصطفی نعم ذکر ولادة النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ومعجزاته وحلیته والحضور لسماعه وتزیین المکان ورش ماء الورد والبخور بالعود وتعیین الیوم والقیام عند ذکر ولادته صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واطعام الطعام وتقسیم التمر وقراءة شیٔ من القرآن کلها مستحبة بلا شک وریب واللہ تعالیٰ اعلم بالغیب ترجمہ۔ خدا کو حمد ہے اور وہ کافی ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود۔ ہاں ولادت ومعجزات وحلیہ شریفہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرنا اور اس کے سننے کو حاضر ہونا اور مکان سجانا اور گلاب چھڑکانا اور اگر سلگانا

Marfat.com

اور دن مقرر کرنا اور ذکر ولادت نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور کھانا کھلانا اور خرمے بانٹنا اور قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھنا سب بلاشک وشبہ مستحب ہے مولانا محمد صالح لکھتے ہیں۔ امۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من العرب والمصر والشام والروم والاندلس وجمیع بلاد الاسلام مجتمع ومتفق علی استحبابہ واستحسانہ ترجمہ:۔ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی امت عرب ومصر وشام وروم واندلس وتمام بلاد اسلام سے اس کے استحباب واستحسان پر اجماع واتفاق کئے ہوئے ہے اور اسی طرح احمد بن عثمان واحمد بن عجلان ومحمد صدقہ وعبدالرحیم بن محمد زبیدی نے لکھا اور تصدیق کیا فتوےٰ بیالیس علمائے حدیدہ میں مولانا یحیٰ بن مکرم فرماتے ہیں الف فی ذلک العلماء وحثوا علی فعلہ فقالوا لاینکرھا الا مبتدع فعلی حاکم الشریعۃ ان یعزرہ ترجمہ۔ علما نے اس بارہ میں کتابیں تالیف فرمائیں اور اسکے فعل پر رغبت دی اور فرمایا اس کا انکار نہ کریگا مگر بدعتی تو حاکم شرع پر اس کی تعزیر لازم مولانا علی شامی فرماتے ہیں لاینکر ھذا الا من طبع اللہ علی قلبہ وقد نص علماء السنۃ علی ان ھذا من المستحسن المثاب علیہ وردوا الرد الحسن علی منکرہ الخ ترجمہ۔ اس کا انکار نہ کریگا مگر وہ جس کے دل پر خدا نے مہر کر دی اور بے شک علمائے اہل سنت نے تصریح فرمائی کہ یہ مستحسن وکار ثواب ہے اور منکر کا خوب رد فرمایا ہے۔ مولانا علی بن عبداللہ لکھتے ہیں۔ لایشک فیہ الا مبتدع یلیق بہ التعزیر ترجمہ۔ اس میں شک نہیں کریگا سوائے بدعتی کے جو قابل سزا ہوگا) مولانا علی طحان لکھتے ہیں۔ قراءۃ المولد الشریف والقیام فیہ مستحب ومن انکر ذلک فھو جحود لایعرف مراتب الرسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ۔ مولد شریف پڑھنا اور اس میں قیام کرنا مستحب ہے اور منکر ہٹ دھرم ہے جسے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر معلوم نہیں) مولانا محمد بن داود بن عبدالرحمٰن لکھتے ہیں مستحب یثاب فاعلہ ولاینکرہ الا مبتدع ترجمہ۔ مستحب ہے کرنے والا ثواب پائے گا اور منکر بدعتی) مولانا محمد بن عبداللہ لکھتے ہیں قراءۃ المولد الشریف والقیام عند ذکر ولادتہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وکل شیئ فی السوال حسن بتعظیم المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن یستحق التعظیم غیرہ ترجمہ۔ مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت

Marfat.com

نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور جتنی باتیں سوال میں مذکور ہیں سب سبب تعظیم مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن ہیں اور حضور کے سوا تعظیم کا مستحق کون ہے۔ مولانا احمد بن محمد بن خلیل لکھتے ہیں ھو الصواب اللائق بتعظیم المصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعلی حاکم الشریعۃ المطہرۃ زجر من انکر و تعزیرہ ترجمہ۔ یہی حق ہے اور تعظیم مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناسب ہیں حاکم شریعت مطہرہ پر لازم کہ منکر کو جھڑکے اور سزا دے مولانا عبدالرحمٰن بن علی حضرمی لکھتے ہیں۔ استحسنوا القیام تعظیما لہ اذا جاء ذکر مولدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما صار تعظیما لہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوجب علینا اداؤہ والقیام بہ ولا ینکر ما ذکرنا الا مبتدع مخالف عن طریق اھل السنۃ والجماعۃ لا استماع ولا اصغاء لکلامہ وعلی حاکم الاسلام تعزیرہ ترجمہ۔ علمانے وقت ذکر ولادت نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حضور کی تعظیم کے لئے قیام مستحسن سمجھا اور جو چیز حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ٹھہری تو اس کا ادا کرنا اور بجالانا ہم پر واجب ہوگیا اور اس کا انکار نہ کرے گا مگر بدعتی، مخالف طریقۂ اہل سنت وجماعت جس کی بات نہ سننے کے قابل نہ توجہ کے لائق اور حاکم اسلام پر اس کی تعزیر واجب ہے) بالجملہ۔ سردست اس قدر کتب وفتاوے وافعال واقوال علما وائمہ سے اس قیام مبارک کے استحسان واستحباب کی سند صریح حاضر ہے جس میں ستر سے زائد علما وائمہ کی تحقیق وتصدیق روشن وظاہر اور رسالہ غایۃ المرام میں علمائے ہند کے بھی فتوے چھپے ہیں جن پر پچاس سے زیادہ مہر ودستخط ہیں اب منصف انصاف کرے آیا اس قدر علمائے مکہ معظمہ ومدینہ منورہ وجدہ وحدیدہ وروم وشام ومصر ودمیاط وزبید وبصرہ وحضرموت وحلب وحبش وبرزنج وبرع وکرد وداغستان واندلس وہند کا اتفاق قابل قبول ارباب عقول نہ ہوگا یا معاذ اللہ یہ عمائد شریعت صدہا سال سے آج تک سب کے سب مبتدع وبدمذہب اور ایک بدعت ضلالت کے مستحب ومستحسن ماننے والے ٹھہریں گے تعصب نہ کیجئے توہم ایک تدبیر بتائیں ذرا اپنے دل کو خیالات این وآں سے رہائی دیجئے اور آنکھیں بند کرکے گردن جھکا کر یوں دل میں مراقبہ کیجئے کہ گویا یہ سینکڑوں اکابر سب کے سب ایک وقت میں زندہ موجود ہیں اور اپنے مراتب عالیہ کے ساتھ ایک مکان عالی شان میں جمع ہوئے ہیں اور ان کے

Marfat.com

حضور مسئلہ قیام پیش ہوا ہے اور ان سب عمائد نے یکزبان ہو کر بآواز بلند فرمایا ہے بیشک مستحب ہے وہ کون ہے جو اسے منع کرتا ہے ذرا ہمارے سامنے آئے اس وقت ان کی شوکت وجبروت کو خیال کیجیے اور مٹھی بھر چند مانعین ہندوستان میں ایک ایک کا مونہہ چراغ لے کر دیکھیے کہ ان میں سے کوئی بھی اس عالی شان مجمع میں جاکر ان کے حضور اپنی زبان کھول سکتا ہے اور یوں تو سے

چو شیراں بر قتند از مرغزار زند روبہ لنگ لاف شکار!

جسے چاہیے کہدیجیے کہ وہ کیا تھے ہم ان کی کب مانتے ہیں انکا قول کیا حجت ہو سکتا ہے یہ بھی نہ سہی بالفرض اگر ان سب اکابر سے بیان مسئلہ میں غلط وخطا ہو جائے تو نقل وروایت میں تو معاذ اللہ کذب وافترا نہ کریں گے اب اوپر کی عبارتیں دیکھیے کہ کتنے علمائے اہل سنت وجماعت وعلمائے بلاد دار الاسلام کا اس فعل کے استحباب واستحسان پر اجماع نقل کیا ہے کیا اجماع اہل سنت بھی پایۂ قبول سے ساقط اور ہنوز دلیل وسند کی حاجت باقی ہے اچھا یہ بھی جانے دو اور ان چند ہندیوں کا خلاف کہ وہ بھی جب یہاں کسی طرح کا دینی بندوبست وانتظام نہ رہا اور ہر ایک کو جو منہ پر آئے بک دینے کا اختیار ملا وقت وموقع پاکر بہک اٹھے ہیں قادح اجماع جانو تاہم ہماری طرف سواد اعظم میں تو شک نہیں اور حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار ترجمہ۔ بڑے گروہ کی پیروی کرو کہ جو اکیلا رہا اکیلا دوزخ میں گیا اور فرماتے ہیں انما یاکل الذئب القاصیۃ ترجمہ۔ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو گلہ سے دور ہوتی ہے، انصاف کیجیے تو حضرت امام اجل محقق اعظم سیدنا تقی الملۃ والدین سبکی اور اس وقت کے اکابر علما واعیان قضاۃ ومشائخ اسلام کا قیام ہی مسلمانوں کے لئے حجت کافیہ تھا جس کے بعد اور سند کی احتیاج نہ تھی جیساکہ علامہ جلیل علی بن برہان حلبی وعلامہ انباری وغیرہما علمانے تصریح فرمائی نہ کہ ان ائمہ کے بعد یہ قیام تمام بلاد دار الاسلام کے خواص وعوام میں صدہا سال سے شائع وذائع رہے اور ہزارہا علما واولیا اس پر اتفاق واجماع فرمائیں جب بھی آپ صاحبوں کے نزدیک لائق تسلیم نہ ہو صد حیف ہزار افسوس کہ قرنہا قرن سے علمائے امت محمدیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم سب معاذ اللہ بدعتی وغلط گو وغلط کار ٹھہریں اور سچے پکے سنی بنیں تو یہ چند ہندی جنہیں اس ملک میں احکام

Marfat.com

اسلام جاری نہ ہونے نے ڈھیلی باگ کردی انا للہ وانا الیہ راجعون یہ ہے مجمل تحقیق استحباب قیام پر صرف ایک دلیل کی اسکے سوا دلائل متکاثرہ و حجج باہرہ و براہین قاہرہ قرآن وحدیث واصول وقواعد شرع سے اس پر قائم ہیں جن کی تفصیل وتوضیح اور شبہات مانعین کی تذلیل وتفضیح بطرز بدیع ونہج بہیج حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف تاج العلما راس الکملا سیدی ومولائے خدمت والد ماجد حضرت مولانا مولوی محمد نقی علیخاں صاحب قادری برکاتی احمدی قدس اللہ تعالیٰ سرہ الزکی نے رسالہ مستطابہ اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام میں بما لا مزید علیہ بیان فرمائی جسے تحقیق بے عدیل وتدقیق بے مثیل دیکھنے کی تمنا ہو اسے مژدہ دیجیئے کہ اس پاک مبارک رسالہ کے مائدہ فائدہ سے زلہ ربا ہو رہا یہ کہ یہ قیام ذکر ولادت شریف کے وقت کیوں ہے اسکی وجہ نہایت روشن اولاً صدہا سال سے علمائے کرام و بلاد دار الاسلام میں یونہی معمول ثانیاً ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ ذکر پاک صاحب لولاک صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مثل ذات اقدس کے ہے اور صور تعظیم سے ایک صورت قیام بھی ہے اور یہ صورت وقت قدوم معظم بجالائی جاتی ہے اور ذکر ولادت حضور سید المعظمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے تو یہ تعظیم اسی ذکر کے ساتھ مناسب ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم۔

لطیفہ نظیفہ ہمارے فرقہ اہل سنت وجماعت پر رحمت الٰہیہ کی تمامی سے ہے کہ اس مسئلہ میں بہت منکرین کو اپنے گھر بھی جائے دست و پازدن باقی نہیں وہ بزور زبان قیام کو بدعت و ناجائز کہتے جاتے ہیں مگر ان کے امام و مولا و مرشد و آقا مجتہد الطائفہ میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کہ آج وہابیہ ہندوستان کے سرور سردار اور ان کے یہاں لقب شیخ الکل فی الکل کے سزاوار ہیں جن کی نسبت وہابیت ہند کی ناک طائفہ بھر کے بڑے متکلم بے باک کشور توہب کے افسر فوجی میاں بشیر الدین صاحب قنوجی نے اپنے رسالہ ممانعت مجلس وقیام مسمٰے بہ غایۃ الکلام میں لکھا " زبدۃ المحققین وعمدۃ المحدثین مولانا سید نذیر حسین شاہجہان آبادی از اولیائے عصر و اکابر علمائے ایں زمان است الی آخر الہذیان" یہ حضرت من حیث لا یشعر جواز واستحباب قیام تسلیم فرما چکے امام اجل عالم الامہ کاشف الغمہ سیدنا تقی الملۃ والدین سبکی اور ان کے حضار مجلس کا نعت و ذکر حضور اصطفا علیہ افضل التحیۃ والثناء سن کر قیام فرمانا

Marfat.com

توہم اوپر ثابت کر آئے اور اس سے ملّا مجتہد دہلوی بھی انکار نہیں کر سکتے کہ خود اسی مسئلہ میں انکے امام مستند علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی سبل الہدیٰ والرشاد میں یہ حکایت نقل فرمائی اب سنئے کہ مجتہد بہادر اپنے ایک دستخطی مہری مصدقہ فتوے میں کہ فقیر کے پاس اصلی موجود ہے کیا کچھ تسلیم فرماتے ہیں ان امام ہمام کی نسبت لکھا ہے "تقی الدین سبکی کے اجتہاد پر علما کا اجماع ہے امام علامہ مجتہد ابن حجر مکی ان کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ الامام المجمع علی جلالتہ واجتہادہ" یہاں سے صاف ثابت ہوا کہ امام تقی الدین کا مجتہد ہونا ان تیرہ صدی کے مجتہد کو مقبول ہے اور اسی فتوے میں ہے "جب ایک امام صحیح الاجتہاد نے ایک کام کیا تو ضرور ہے کہ اس کا اجتہاد اس کی طرف مؤدی ہوا اور اجتہاد مجتہد بے شک حجت شرعیہ ہے" اب کیا کلام رہا کہ اس قیام کے جواز پر حجت شرعیہ قائم اور سنئے اسی فتوے میں ہے "جیسے ائمہ اربعہ کا قول ضلالت نہیں ہو سکتا ایسے ہی کسی مجتہد کا مذہب بدعت نہیں ٹھہر سکتا جو کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے کہ مجتہد چاہے اگلا ہو یا پچھلا وہ تو مظہر حکم خدا ہے نہ مثبت" اب تو ماننا پڑے گا کہ جو شخص قیام کو بدعت ضلالت کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے اور سنئے تمام طائفہ جو ایسی جگہ اس خبط پر ناز کرتا تھا کہ یہ قیام حادث ہے اور حدیث میں محدثات کی مذمت وارد مجتہد صاحب نے یہ دروازہ بھی بند کر دیا کہ اسی فتوے میں ہے خدا نے مجتہدوں کو اسی لئے بنایا ہے کہ جو واقعہ تازہ پیدا ہو اسکا ان اماموں پر طعن یعنی قرآن و حدیث پر طعن ہے اور ایسی جگہ حدیث من احدث الخ پڑھنا اول تو جھوٹ دوسرے کتنا بے محل الخ اس مقام کا زیادہ احقاق و اکمال اور دلائل مانعین کا ازہاق و ابطال فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے رسالہ "الصارم الالٰہی علی عمائد المشرب الواہی" پر محول کہ رد فتوائے مولوی نذیر حسین دہلوی میں زیر قصد تالیف ہے وہاں انشاء اللہ العزیز فیض الٰہی نئے طور سے بندۂ اذل ارذل کے لئے کارفرمائے عنایت و اعانت ہوگا کہ جو کچھ لکھا جائیگا محض اقرار و اعتراف عمائد فرقہ سے مثبت ہوگا واللہ الموفق والمعین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

مقام دوم اس مقام کی شرح و تفصیل مفضی نہایت اطناب و تطویل کہ اگر اس کا ایک حصہ بیان میں آئے تو کتاب مستقل ہو جائے معہذا ہمارے علمائے عرب و عجم بحمد اللہ تعالےٰ اس سے فارغ ہو چکے کوئی دقیقہ احقاق حق و ابطال باطل کا اٹھا نہ رکھا علے الخصوص حضرت

Marfat.com

حامی السنن ماحی الفتن حجۃ اللہ فی الارضین معجزۃ سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سیدی و مولائی خدمت والدم روح اللہ روحہ ونور ضریحہ نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں وہ تحقیقات بدیعہ وتدقیقات منیعہ ارشاد فرمائیں جنکے بعد انشاء اللہ تعالےٰ حق کے لئے نہیں مگر غایت انجلا وبیان اور باطل کو نصیب نہیں مگر موت بے امان والحمد للہ ربّ العلمین لہٰذا فقیر یہاں چند اجمالی نکتوں پر بر سبیل اشارہ وایما اکتفا کرتا ہے اگر اسی قدر چشم انصاف میں پسند آیا فبہا ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ فقیر تفصیل وتکمیل کے لئے حاضر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نکتہ ۱۔ اصل اشیا میں اباحت ہے یعنی جس چیز کی ممانعت شرع مطہر سے ثابت اور اس کی برائی پر دلیل شرعی ناطق وہی تو ممنوع ومذموم ہے باقی سب چیزیں جائز ومباح رہیں گی خاص انکا ذکر جواز قرآن وحدیث میں منصوص ہو یا ان کا کچھ ذکر نہ آیا ہو تو جو شخص جس فعل کو ناجائز یا حرام یا مکروہ کہے اس پر واجب کہ اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کرے اور جائز ومباح کہنے والوں کو ہرگز دلیل کی حاجت نہیں کہ ممانعت پر کوئی دلیل شرعی نہ ہونا یہی جواز کی دلیل کافی ہے جامع ترمذی وسنن ابن ماجہ ومستدرک حاکم میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ ترجمہ۔ حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام فرمادیا اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ اللہ کیطرف سے معاف ہے یعنی اس کے فعل پر کچھ مواخذہ نہیں مرقاۃ میں فرماتے ہیں فیہ ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ ترجمہ۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اصل سب چیزوں میں مباح ہونا ہے شیخ محقق شرح میں فرماتے ہیں "وایں دلیل ست برآنکہ اصل در اشیا اباحت ست" نصر کتاب الحجۃ میں فرماتے ہیں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ سے راوی قال ان اللہ عزوجل خلقکم وھو اعلم بضعفکم فبعث الیکم رسولا من انفسکم وانزل علیکم کتابا وحد لکم فیہ حدودا امرکم ان لا تعتدوھا وفرض فرائض امرکم ان تتبعوھا وحرم حرمات نھاکم ان تنتھکوھا وترك اشیاء لم یدعھا نسیانا فلا تتکلفوھا

Marfat.com

وانما ترکھا رحمۃ لکم ترجمہ۔ بے شک اللہ عزوجل نے تمہیں پیدا کیا اور وہ تمہاری ناتوانی جانتا ہے تو تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا اور تم پر ایک کتاب اتاری اور اس میں تمہارے لئے کچھ حدیں باندھیں اور تمہیں حکم دیا کہ ان سے نہ بڑھو اور کچھ فرض کئے اور تمہیں حکم کیا کہ ان کی پیروی کرو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں اور تمہیں ان کی بے حرمتی سے منع فرمایا اور کچھ چیزیں اس نے چھوڑ دیں کہ بھول کر نہ چھوڑیں ان میں تکلف نہ کرو اور اللہ نے تو تم پر رحمت ہی کے لئے انہیں چھوڑ دیا ہے امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی فرماتے ہیں لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ او الکراھۃ الذین لا بد لھما من دلیل بل فی الاباحۃ التی ھی الاصل ترجمہ۔ یہ کچھ احتیاط نہیں ہے کہ کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر خدا پر افترا کر دو کہ حرمت وکراہت کے لئے تو دلیل درکار ہے بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ اباحت مانی جائے کہ اصل وہی ہے۔ مولانا علی قاری رسالہ اقتدا بالمخالف میں فرماتے ہیں من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلۃ ھو الصحۃ واما القول بالفساد او الکراھۃ فیحتاج الی حجۃ من الکتاب او السنۃ او اجماع الامۃ ترجمہ۔ یقینی بات ہے کہ اصل ہر مسئلہ میں صحت ہے اور فساد یا کراہت ماننا یہ محتاج اس کا ہے کہ قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے اس پر دلیل قائم کیجائے اور اس کے سوا بہت آیات واحادیث سے یہ مطلب ثابت اور اکابر ائمہ سلف وخلف کے کلام میں اسکی تصریح موجود یہاں تک کہ میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کے فتوائے مصدقہ مہری دستخطی میں ہے" او مدہوش بے عقل خدا اور رسول کا جائز نہ کہنا اور بات ہے اور ناجائز کہنا اور بات یہ تو بتاؤ کہ تم جو ناجائز کہتے ہو خدا اور رسول نے ناجائز کہاں کہا ہے الخ اھ ملخصاً پس مجلس میلاد وقیام وغیرہما بہت امور متنازع فیہا کے جواز پر ہمیں کوئی دلیل قائم کرنے کی حاجت نہیں شرع سے ممانعت نہ ثابت ہونا ہی ہمارے لئے دلیل ہے تو ہم سے سند مانگنا سخت دانائی اور بحکم مجتہد بہادر عقل وہوش سے جدائی ہے ہاں تم جو ناجائز وممنوع کہتے ہو تم ثبوت دو کہ خدا ورسول نے ان چیزوں کو کہاں ناجائز فرمایا ہے اگر ثبوت نہ دو اور انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز نہ دے سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے شرع مطہر پر افترا کیا ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون سبحٰن اللہ الٹا سند کا مطالبہ ہم سے۔

Marfat.com

نکتہ ۲ - عموم واطلاق سے استدلال زمانۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے آج تک علما میں شائع وذائع یعنی جب ایک بات کو شرع نے محمود فرمایا تو جہاں اور جس وقت اور جس طرح وہ بات واقع ہو گی ہمیشہ محمود رہے گی تا وقتیکہ کسی صورت خاصہ کی ممانعت خاص شرع سے نہ آجائے مثلاً مطلق ذکر الٰہی کی خوبی قرآن وحدیث سے ثابت تو جب کبھی کہیں کسی طور پر خدا کی یاد کیجائیگی بہتر ہی ہو گی ہر ہر خصوصیت کا ثبوت شرع سے ضرور نہیں مگر پاخانہ میں بیٹھ کر زبان سے یاد الٰہی کرنا ممنوع کہ اس خاص صورت کی برائی شرع سے ثابت غرض جس مطلق کی خوبی معلوم اس کی خاص خاص صورتوں کی جدا جدا خوبی ثابت کرنا ضرور نہیں کہ آخر وہ صورتیں اسی مطلق کی تو ہیں جس کی بھلائی ثابت ہو چکی بلکہ کسی خصوصیت کی برائی ماننا یہ محتاج دلیل ہے مسلم الثبوت میں ہے شاع وذاع احتجاجھم سلفا وخلفا بالعمومات من غیر نکیر اسی میں ہے العمل بالمطلق یقتضی الاطلاق تحریر الاصول علامہ ابن الہمام اور اس کی شرح میں ہے یعمل بہ ان یجری فی کل ما صدق علیہ المطلق یہاں تک کہ خود فتوائے مصدقہ نذیریہ میں ہے "جب عام ومطلق چھوڑا تو یقیناً اپنے عموم واطلاق سے استدلال برابر زمانہ صحابہ کرام سے آج تک بلا نکیر رائج ہے -

اب سنئے ذکر الٰہی کی خوبی شرعاً مطلقاً ثابت قال اللہ تعالیٰ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (خدا کو یاد کرو بہت یاد کرنا) اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء اللہ واولیاء اللہ علیہم الصلاۃ والسلام کی یاد عین خدا کی یاد ہے کہ انکی یاد ہے تو اسی لئے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں یہ اللہ کے ولی ہیں معہذا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد مجالس ومحافل میں یونہی ہوتی ہے کہ حضرت حق تبارک وتعالےٰ نے انہیں یہ مراتب بخشے یہ کمال عطا فرمائے اب چاہے اسے نعت سمجھ لو یعنی ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے ہیں جنہیں حق سبحانہ وتعالیٰ نے ایسے ایسے درجے دیئے اس وقت یہ کلام کریمہ ورفعنا بعضھم درجٰت کی قبیل سے ہوگا چاہے حمد سمجھ لو یعنی ہمارا مالک ایسا ہے جس نے اپنے محبوب کو یہ رتبے بخشے اس وقت یہ کلام کریمہ سُبحٰن الذی اسری بعبدہٖ وکریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کے طور پر ہو جائیگا حق سبحنہ وتعالیٰ اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۞ (اور بلند کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر) امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالےٰ شفا شریف میں اس آیۂ کریمہ کی تفسیر سیدی ابن عطا قدس سرہ العزیز سے

Marfat.com

سے یوں نقل فرماتے ہیں جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک ذکرنی یعنے حق تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتاہے میں نے تمہیں اپنی یادوں میں سے ایک یاد کیا جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا، بالجملہ کوئی مسلمان اس میں شک نہیں کر سکتا کہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد بعینہ خدا کی یاد ہے پس بحکم اطلاق جس طریقہ سے ان کی یاد کیجائیگی حسن ومحمود ہی رہے گی اور مجلس میلاد وصلاۃ بعد اذان وغیرہا کسی خاص طریقہ کیلئے ثبوت مطلق کے سوا کسی نئے ثبوت کی ہرگز حاجت نہ ہوگی ہاں جو کوئی ان طرق کو ممنوع کہے وہ ان کی خاص ممانعت ثابت کرے اسی طرح نعمت الٰہیہ کے بیان واظہار کا ہمیں مطلقاً حکم دیا گیا قال تعالیٰ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنے رب کی نعمت خوب بیان کرو اور ولادت اقدس حضور صاحب لولاک صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام نعمتوں کی اصل ہے تو اس کے خوب بیان واظہار کا نص قطعی قرآن سے ہمیں حکم ہوا اور بیان واظہار مجمع میں بخوبی ہوگا تو ضرور چاہیے کہ جس قدر ہو سکے لوگ جمع کئے جائیں اور انہیں ذکر ولادت باسعادت سنایا جائے اسی کا نام مجلس میلاد ہے علی ہذا القیاس نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر مسلمان کا ایمان ہے اور اس کی خوبی قرآن عظیم سے مطلقاً ثابت قال تعالیٰ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ترجمہ اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا تاکہ اے لوگو تم خدا اور رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ وقال تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ترجمہ۔ جو خدا کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ بے شک دلوں کی پرہیزگاری سے ہے وقال تعالیٰ ومن یعظم حرمت اللہ فذلک خیر لہ عند ربہ ترجمہ۔ جو تعظیم کرے خدا کی حرمتوں کی تو یہ بہتر ہے اس کے لئے اس کے رب کے یہاں، پس بوجہ اطلاقِ آیات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم جس طریقہ سے کیجائیگی حسن ومحمود ہی رہے گی اور خاص خاص طریقوں کے لئے ثبوت جداگانہ درکار نہ ہوگا ہاں اگر کسی خاص طریقہ کی برائی بالتخصیص شرع سے ثابت ہو جائے گی تو وہ بے شک ممنوع ہوگا۔ جیسے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا یا جانور ذبح کرتے وقت بجائے تکبیر حضور کا نام لینا اسی لئے امام علامہ ابن حجر مکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں تعظیم النبی صلے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیہا مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الالوھیۃ امر مستحسن عند من نور اللہ ابصارھم یعنے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم تمام اقسام تعظیم کے ساتھ جن میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ الوہیت میں شریک کرنا نہو ہر طرح امر مستحسن ہے ان کے نزدیک جن کی آنکھوں کو اللہ تعالیٰ نے نور بخشا ہے) پس یہ قیام کہ وقت ذکر ولادت شریفہ اہل اسلام محض بنظر تعظیم واکرام حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بجالاتے ہیں بیشک حسن ومحمود ٹھہریگا تا وقتیکہ مانعین خاص اس صورت کی برائی کا قرآن وحدیث سے ثبوت نہ دیں دانی لھم ذلک تنبیہ یہاں سے ثابت ہوا کہ تابعین وتبع تو درکنار خود قرآن عظیم سے مجلس وقیام کی خوبی ثابت ہے والحمد للہ رب العٰلمین۔

نکتہ ۳۔ ہم پوچھتے ہیں تمہارے نزدیک کسی فعل کے لئے رخصت یا ممانعت ماننا اس پر موقوف کہ قرآن وحدیث میں خاص اُس کا نام لے کر جائز کہا یا منع کیا ہو یا اس کی کچھ حاجت نہیں بلکہ کسی عام یا مطلق مامور بہ یا عام یا مطلق منہی عنہ کے تحت میں داخل ہونا کفایت کرتا ہے برتقدیر اول تم پر فرض ہوا کہ بالخصوص مجلس وقیام مجلس کے نام کے ساتھ قرآن وحدیث سے حکم ممانعت دکھاؤ۔ برتقدیر ثانی کیا وجہ کہ ہم سے خصوصیت خاصہ کا ثبوت مانگتے ہو اور باآنکہ یہ افعال اطلاقات ذکر وتحدیث وتعظیم وتوقیر کے تحت میں داخل ہیں جائز نہیں مانتے۔

نکتہ ۴۔ حضرات مانعین کا تمام طائفہ اس مرض میں گرفتار کہ قرن وزمانہ کو حاکم شرعی بنایا ہے جو نئی بات کہ قرآن وحدیث میں بایں ہیئت کذائی کہیں اسکا ذکر نہیں جب فلاں زمانہ میں ہو تو کچھ بُری نہیں اور فلاں زمانہ میں ہو تو ضلالت وگمراہی حالانکہ شرعاً وعقلاً کسی طرح زمانہ کو احکام شرع یا کسی فعل کی تحسین وتقبیح پر قابو نہیں نیک بات کسی وقت میں ہو نیک ہے اور برا کام کسی زمانہ میں ہو بُرا ہے آخر بلوائے مصر وواقعہ کربلا وحادثہ حرہ وبدعات خوارج وشناعات روافض وخباثات نواصب وخرافات معتزلہ وغیرہا امور شنیعہ زمانہ صحابہ وتابعین میں حادث ہوئے مگر معاذ اللہ اس وجہ سے وہ نیک نہیں ٹھہر سکتے اور بنائے مدارس وتصنیف کتب وتدوین علوم ورد مبتدعین وتعلیم وتعلم نحو وصرف وطرق اذکار وصور اشغال، اولیائے سلاسل قدست اسرارہم وغیرہا امور حسنہ ان کے بعد شائع ہوئے مگر عیاذاً باللہ اس وجہ سے

Marfat.com

بد نہیں قرار پاسکتے اس کا مدار نفس فعل کے حسن و قبح پر ہے جس کام کی خوبی صراحۃً یا اشارۃً قرآن و حدیث سے ثابت وہ بے شک حسن ہوگا چاہے کہیں واقع ہو اور جس کام کی برائی تصریحاً یا تلویحاً وارد وہ بے شک قبیح ٹھہرے گا خواہ کسی وقت میں حادث ہو جمہور محققین ائمہ و علمائے نے اس قاعدہ کی تصریح فرمائی اگرچہ منکرین براہ سینہ زوری نہ مانیں امام ولی الدین ابوزرعہ عراقی کا قول پہلے گزرا کہ کسی چیز کا نو پیدا ہونا موجب کراہت نہیں کہ بہتری بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جبکہ انکے ساتھ کوئی مفسدہ شرعیہ نہ ہو اسی طرح امام علامہ مرشد ملت حکیم امت سیدنا و مولانا حجۃ الحق والاسلام محمد غزالی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد بھی اوپر مذکور ہے کہ صحابہ سے منقول نہ ہونا باعث ممانعت نہیں بری تو وہ بدعت ہے جو کسی سنت ماموربہا کا رد کرے اور کیمیائے سعادت میں ارشاد فرماتے ہیں "اینہمہ اگرچہ بدعت ست واز صحابہ و تابعین نقل نہ کردہ اند لیکن نہ ہرچہ بدعت بود نہ شاید کہ بسیاری بدعت نیکو باشد پس بدعتیکہ مذموم ست آنکہ مخالف سنت باشد" امام بیہقی وغیرہ علما حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں المحدثات من الامور ضربان احدھما ما احدث مما یخالف کتابا او سنۃ او اثرا او اجماعا فھذہ البدعۃ الضلالۃ والثانی ما احدث من الخیر ولا خلاف فیہ لواحد من ھذہ وھی غیر مذمومۃ ترجمہ۔ نو پیدا باتیں دو قسم ہیں ایک وہ کہ قرآن یا احادیث یا آثار یا اجماع کے خلاف نکالی جائیں یہ تو بدعت گمراہی ہے دوسرے وہ اچھی بات کہ احداث کیجائے اور اس میں ان چیزوں کا خلاف نہ ہو تو وہ بری نہیں) امام علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں والبدعۃ ان کانت مما تندرج تحت مستحسن فھی حسنۃ وان کانت تندرج تحت مستقبح فھی مستقبحۃ والا فمن قسم المباح۔ ترجمہ۔ بدعت اگر کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی خوبی شرع سے ثابت ہے تو وہ اچھی ہے اور اگر کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی برائی شرع سے ثابت ہے تو وہ بری ہے اور جو دونوں میں سے کسی کے نیچے نہ داخل ہو تو وہ قسم مباح سے ہے) اسی طرح صدہا اکابر نے تصریح فرمائی اب مجلس و قیام وغیرہما امور متنازع فیہا کی نسبت تمہارا یہ کہنا کہ زمانہ صحابہ و تابعین میں نہ تھے لہذا ممنوع ہیں محض باطل ہو گیا ہاں اس وقت ممنوع ہوسکتے ہیں جب تم کافی ثبوت دو کہ خاص ان افعال میں شرعاً کوئی برائی ہے ورنہ اگر کسی مستحسن کے نیچے داخل ہیں تو محمود اور بالفرض کسی کے

Marfat.com

نیچے داخل نہ ہوئے تو مباح ہو کر محمود ٹھہریں گے کہ جو مباح بہ نیت نیک کیا جائے شرعاً محمود ہو جاتا ہے کما فی البحر الرائق وغیرہ کیوں کیسے کھلے طور پر ثابت ہوا کہ ان افعال کی سند زمانہ صحابہ یا تبع تابعین سے مانگنا کس قدر نادانی جہالت تھا والحمد للہ۔

نکتہ ۵۔ بڑی مستند ان حضرات کی حدیث خیر القرون قرنی ہے اس میں بحمد اللہ ان کے مطلب کی بو بھی نہیں حدیث میں تو صرف اس قدر ارشاد ہوا کہ میرا زمانہ سب سے بہتر ہے پھر دوسرا پھر تیسرا اس کے بعد جھوٹ اور خیانت اور تن پروری اور خواہی نخواہی گواہی دینے کا شوق لوگوں میں شائع ہو جائیگا اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ ان زمانوں کے بعد جو کچھ حادث ہوگا اگرچہ کسی اصل شرعی یا عام مطلق ماموربہ کے تحت میں داخل ہو شنیع و مذموم ٹھہریگا جو اسکے ثبوت کا دعوےٰ رکھتا ہو بیان کرے کہ حدیث کے کون سے لفظ کا یہ مطلب ہے۔ اے عزیز یہ تو بالبداہت باطل کہ زمانہ صحابہ و تابعین میں شر مطلقاً نہ تھا نہ ان کے بعد خیر مطلقاً رہی ہاں اس قدر میں شک نہیں کہ سلف میں اکثر لوگ خدا ترس متقی پرہیزگار تھے بعد کو فتنے فساد پھیلتے گئے پھر یہ کن میں انہی لوگوں میں جو علم و محبت اکابر سے بہرہ نہیں رکھتے ورنہ علمائے دین ہر طبقہ اور ہر زمانہ منبع و مجمع خیر رہے ہیں مگر ہوا یہ کہ ان زمانوں میں علم بکثرت تھا کم لوگ جاہل رہتے اور جو جاہل تھے وہ علمائے کے فرمانبردار اس لیے شر و فساد کو کم دخل ملتا کہ دین متین دامن علم سے وابستہ ہے اس کے بعد علم کم ہوتا گیا جہل نے فروغ پایا جاہلوں نے سرکشی و خودسری اختیار کی لاجرم فتنوں نے سر اٹھایا اب یہیں نہ دیکھ لیجئے کہ صدہا سال سے علمائے دین مجلس و قیام کو مستحب و مستحسن کہتے چلے آتے ہیں تم لوگ ان کا حکم نہیں مانتے انہیں سرتابیوں نے اس زمانہ کو نسبت زمانہ شر بنا دیا تو یہ جسقدر مذمتیں ہیں زمانہ مابعد کے جہال کی طرف راجع ہیں ان سے کون استدلال کرتا ہے نہ ہمارا یہ عقیدہ کہ جس زمانہ کے جاہل جو بات چاہیں اپنی طرف سے نکال لیں وہ مطلقاً محمود ہو جائے گی کلام علما میں ہے کہ جس امر کو یہ اکابر امت مستحب و مستحسن کہیں وہ بے شک مستحب و مستحسن ہے چاہے کبھی واقع ہو کہ علمائے دین کسی وقت میں مصدر و مظہر شر نہیں ہوتے والحمد للہ رب العلمین۔

نکتہ ۶۔ اگر کسی زمانہ کی تعریف اور اسکے مابعد کا نقصان احادیث میں مذکور ہونا اسی کو مستلزم ہو کہ اس زمانہ کے محدثات خیر ٹھہریں اور مابعد کے شر تو اکثر زمانہ صحابہ و تابعین

سے بھی ہاتھ اٹھا رکھئے۔ اخرج الحاکم و صححہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی بنو المصطلق الی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالوا سل لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی من ندفع صدقاتنا بعدک فقال الی ابی بکر قالوا فان حدث بابی بکر حدث فالی من قال الی عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال الی عثمٰن قالوا فان حدث بعثمان حدث فقال ان حدث بعثمٰن حدث فتبالکم الدھر فتبا ۱۸ ملخصا۔ ترجمہ۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی مصطلق نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا کہ حضور سے پوچھوں حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوٰۃ کسے دیں فرمایا ابوبکر کو کہا اگر ابوبکر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عمر کو۔ عرض کی اگر عمر کو کچھ حادثہ واقع ہو فرمایا عثمٰن کو۔ کہا اگر عثمان کو کوئی حادثہ مونھ دکھائے فرمایا اگر عثمان کا بھی واقعہ ہو تو خرابی ہے تمہارے لئے ہمیشہ پھر خرابی ہے واخرج ابونعیم فی الحلیۃ والطبرانی عن سھل بن ابی حثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث طویل قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی علے ابی بکر اجلہ و عمر اجلہ و عثمٰن اجلہ فان استطعت ان تموت فمت ترجمہ۔ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب ابوبکر و عمر و عثمان کو موت آجائے تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ مر جائے تو مر جانا، واخرج ابونعیم ان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا مات ابوبکر و عمر و عثمٰن فان استطعت ان تموت فمت ترجمہ۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انتقال فرمائیں ابوبکر و عمر و عثمان تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ مر جائے تو مر جانا، واخرج الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویحک اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت ترجمہ۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر افسوس جب عمر مر جائے تو اگر مر سکے تو مر جانا حسنہ الامام جلال الدین فی الحدیث قصہ اب تمہارے طور پر چاہیئے کہ زمانہ پاک حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ صرف زمانہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک خیر ہے پھر جو کچھ حادث ہوا گرچہ عین خلافت حقہ راشدہ سیدنا و مولانا امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ میں وہ معاذ اللہ سب شر و قبیح و مذموم و بدعت ضلالت قرار پائے خدا ایسی بری سمجھ سے

Marfat.com

اپنی پناہ میں رکھے اور مزہ یہ کہ ان احادیث کے مقابل حدیث خیر القرون بھی نہیں لا سکتے کہ تمہارے امام اکبر مولوی اسمٰعیل دہلوی کے دادا اور دادا استاد اور پردادا پیر شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی انہیں احادیث اور انکے امثال پر نظر کرکے حدیث خیر القرون کے معنی ہی کچھ اور بتا گئے ہیں دیکھئے "ازالۃ الخفاء" میں کیا کچھ فرمایا ہے حدیث خیر القرون ذکر کرکے لکھتے ہیں:۔

"بنائے استدلال بر توجیہ صحیح ست کہ اکثر احادیث شاہد آنست قرن اول از زمانہ ہجرت آں حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تا زمان وفات وی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقرن ثانی از ابتدائے خلافت صدیق تا وفات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقرن ثالث قرن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہر قرنے قریب دوازدہ سال بودہ است قرن در لغت قوم متقاربین فی السن بعد ازاں قومی راکہ در ریاست وخلافت مقترن باشند قرن گفتہ شد چوں خلیفہ دیگر باشد ووزرائے حضور دیگر وامرائے امصار دیگر ورؤسائے جیوش دیگر وحریان دیگر ومیان دیگر تفاوت قرن بہم میرسد"

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

"قرن اول زمان آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بود از ہجرت تا وفات وقرن ثانی زمان شیخین وقرن ثالث زمانہ ذی النورین بعد ازاں اختلافہا پدید آمد وفتنہا ظاہر کردیند"

بالجملہ اس قدر میں تو شک نہیں کہ یہ معنی بھی حدیث میں صاف محتمل اور بعد احتمال کے تمہارا استدلال یقیناً ساقط والحمد للہ رب العٰلمین

نکتہ ۷ - اگر کسی زمانہ کی تعریف حدیث میں آنا اسی کا موجب ہو کہ اس کے محدثات خیر قرار پائیں تو بسم اللہ وہ حدیث ملاحظہ ہو کہ امام ترمذی نے بسند حسن حضرت انس اور امام احمد نے حضرت عمار بن یاسر اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں عمار بن یاسر وسلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے روایت کی اور محقق دہلوی نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں بنظر کثرت طرق اس کی صحت پر حکم دیا کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ ترجمہ - میری امت کا کہاوت ایسی ہے جیسے مینہ کہ نہیں کہہ سکتے

Marfat.com

اس کا اگلا بہتر ہے یا پچھلا) شیخ محقق شرح میں لکھتے ہیں۔ "کنایہ است از بودن ہمہ امت خیر چنانکہ مطر ہمہ نافعست" امام مسلم اپنی صحیح میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی لاتزال طائفۃ من امتی قائمۃ بامر اللہ لایضرھم من خذلھم او خالفھم حتی یأتی امر اللہ وھم ظاھرون علی الناس ترجمہ۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا انہیں نقصان نہ پہنچائیگا جو انہیں چھوڑے گا یا ان کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آئیگا اس حال میں کہ وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔ شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں۔

"گمان مبر کہ در زمان شر و رہمہ کس شریر بودہ اند عنایتہائے الٰہی در تہذیب نفوس بیکار افتاد بلکہ اینجا اسرار عجیب است ع عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو۔ نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند در ہر زمانہ طائفہ را مہبط انوار و برکات ساختہ اند"

کہیئے اب کدھر گئی ان قرون کی تخصیص اور کیوں نہ خیر ٹھہریں گے وہ امور جو علماء و عرفائے مابعد میں بلحاظ اصول و عموم و اطلاق شائع ہوئے والحمد للہ۔

نکتہ ۸۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے محاورات و مکالمات کو دیکھیئے تو وہ خود صاف صاف ارشاد فرما رہے ہیں کہ کچھ ہمارے زمانہ میں ہونے نہ ہونے پر مدار خیریت و شریت نہیں دیکھئے بہت نئی باتیں کہ زمانہ پاک حضور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہ تھیں ان کے زمانہ میں پیدا ہوئیں اور وہ انہیں برا کہتے اور نہایت تشدد و انکار فرماتے اور بہت تازہ باتیں حادث ہوئیں کہ ان کو بدعت و محدثات مان کر خود کرتے اور لوگوں کو اجازت دیتے اور خیر و حسن بتاتے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں "نعمت البدعۃ ہذہ" ترجمہ۔ کیا اچھی بدعت ہے یہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما چاشت کی نسبت فرماتے ہیں انہا لبدعۃ ونعمت البدعۃ وانہا لمن احسن ما احدثہ الناس ترجمہ۔ بیشک وہ بدعت ہے اور کیا ہی عمدہ بدعت ہے اور بے شک وہ ان بہتر چیزوں میں سے ہے جو لوگوں نے نئی نکالیں، سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احدثتم قیام رمضان فدوموا علی ما فعلتم ولا تترکوا ترجمہ۔ تم لوگوں نے قیام رمضان نیا نکالا تو اب جو نکالا ہے تو ہمیشہ کئے جاؤ اور کبھی نہ چھوڑنا، دیکھو یہاں تو صحابہ کرام نے ان افعال کو بدعت کہکر حسن کہا اور انہیں

Marfat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد میں ایک شخص کو تثویب کہتے سن کر اپنے غلام سے فرمایا:۔
اخرج بنا من عند ھذا المبتدع ترجمہ۔ نکل چل ہمارے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ کو نماز میں بسم اللہ بآواز پڑھتے سن کر فرمایا ای بنی محدث ایاک والحدث ترجمہ۔ اے میرے بیٹے یہ نو پیدا بات ہے بچ نئی باتوں سے، یہ فعل بھی اس زمانہ میں واقع ہوئے تھے انہیں بدعت سیئہ مذمومہ ٹھہرایا تو معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی اپنے زمانہ میں ہونے نہ ہونے پر مدار نہ تھا بلکہ نفس فعل کو دیکھتے اگر اس میں کوئی محذور شرعی نہ ہوتا اجازت دیتے ورنہ منع فرماتے اور یہی طریقہ بعینہٖ زمانہ تابعین و تبع تابعین میں رائج رہا اپنے زمانہ کی بعض نو پیدا چیزوں کو منع کرتے بعض کو جائز رکھتے اور اس منع و اجازت کیلئے آخر کوئی معیار تھی اور وہ نہ تھی مگر نفس فعل کی بھلائی برائی تو باتفاق صحابہ و تابعین قاعدہ شرعیہ وہی قرار پایا کہ حسن حسن ہے اگرچہ نیا ہو اور قبیح قبیح ہے گو پرانا ہو پھر ان کے بعد یہ اصل کیونکر بدل سکتی ہے ہماری شرع بحمداللہ ابدی ہے جو قاعدے اس کے پہلے تھے قیامت تک رہیں گے معاذاللہ زید و عمرو کا قانون تو ہے ہی نہیں کہ تیسرے سال بدل جائے۔

نکتہ ۹ ۔ یہ اعتراض کہ پیشوائے دین نے تو یہ فعل کیا ہی نہیں ہم کیونکر کریں زمانہ صحابہ میں پیش ہو کر رد ہو چکا اور بفرمان جلیل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیدنا فاروق اعظم وغیرہما صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرار پا چکا کہ بات کا فی نفسہ نیک ہونا چاہیے اگرچہ پیشوائے دین نے نہ کی ہو صحیح بخاری شریف میں ہے۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ارسل الی ابوبکر مقتل اھل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہٗ قال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بقراء القرآن وانی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذھب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال عمر ھذا واللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلک ورأیت فی ذلک الذی رأی عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتہمک وقد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فتتبع القرآن واجمعہ فواللہ لوکلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی بہ من جمع القرآن قال قلت لابی بکر کیف تفعلون شیئاً لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ھو واللہ خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر ابی بکر و عمر فتتبعت القرآن واجمعہ الحدیث۔ ترجمہ۔ جب جنگ یمامہ میں بہت صحابہ حاملان قرآن شہید ہوئے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یمامہ میں بہت حفاظ قرآن شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر یونہی لڑائیوں میں حافظ شہید ہوتے گئے تو بہت قرآن جاتا رہے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے اور ایک جگہ لکھ لینے کا حکم دیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یہ کام کیا ہی نہیں تم کیونکر کرو گے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا اگرچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر خدا کی قسم کام تو خیر ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے اس معاملہ میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے میرا سینہ اس امر کے لئے کھول دیا اور میری رائے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی رائے سے موافق ہو گئی پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جناب زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر جمع قرآن کا حکم دیا انہیں بھی وہی شبہہ گزرا اور عرض کی بھلا آپ ایسی بات کیونکر کرتے ہیں جو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کی صدیق اکبر نے وہی جواب دیا کہ خدا کی قسم بات تو بھلائی کی ہے پھر دونوں صاحبوں میں بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ ان کی رائے بھی شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رائے کے ساتھ موافق ہوئی اور انہوں نے قرآن عظیم جمع کیا) دیکھو جب زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہوتا تو پچھلے زمانہ میں ہوگا ہم صحابہ ہیں ہمارا زمانہ خیر القرون سے ہے بلکہ یہی جواب فرمایا کہ اگرچہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے پس کیونکر ممنوع ہو سکتا ہے اور اور اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا اب غضب کی

Marfat.com

بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہو چکی پھر اکھیڑیں ۔

نکتہ ۱۰۔ جو اعتراض ہم پر کرتے ہیں کہ تم کیا صحابہ تابعین اور تبع تابعین سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو لطف یہ ہے کہ بعینہٖ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسُول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد مثلاً جس فعل کو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ میں پیدا ہو تو تم اسے بدعت نہیں کہتے ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسُول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین ہی کرتے تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہو اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسُول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کیوں نہ کرتے تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے علیٰ ہٰذا القیاس جو نئی باتیں صحابہ نے کیں ان میں بھی تمہاری طرح کہا جائیگا ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا ولیکن میفزائے بر مُصطفےٰ

کیا رسُول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ان کی خوبی نہ معلوم ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کیطرف زیادہ توجہ تھی غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جسکی بنا پر عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ تمام صحابہ و تابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات ہے اور منع کرنا اور چیز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اُس کو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ کو کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں اور صحابہ نہ کریں تو تابعین کو کون عائق وہ نہ کریں تو تبع پر الزام نہیں وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں بس اتنا ہونا چاہیئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام بُرا نہ ہو عجب لطف ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین کا قطعاً نہ کرنا تو حجت نہ ہوا اور تبع کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کے اجازت ملی مگر تبع میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کے لیئے راستہ بند ہوگیا اس بے عقلی کی کچھ بھی حد ہے ۔ اس سے تو اپنے یہاں کے ایک مجتہد امام نواب صدیق حسن خاں شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کرلو تو بہت اعتراضوں سے بچو کہ انہوں نے بے دھڑک فرمادیا جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت

Marfat.com

دگمراہی ہے اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین کوئی ہو بدعتی ہے یہاں تک کہ بوجہ ترویج تراویح امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ ٹھہرا دیا اور اعدائے دین کے پیرو مرشد عبداللہ بن سبا کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجلس و قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہنچی اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے آمین۔

نکتہ ۱۱۔ امام علامہ احمد بن قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔ الفعل یدل علی الجواز وعدم الفعل لا یدل علی المنع۔ ترجمہ کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی) شاہ عبدالعزیز صاحب مغفور تحفۂ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں "نکردن چیزے دیگر ست ومنع فرمودن چیزے دیگر" الخ ملخصاً۔ تمہاری جہالت کہ تم نے کسی فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے

نکتہ ۱۲۔ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ؏ حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ و تابعین کو اعلائے کلمۃ اللہ وحفظ بیضۂ اسلام ونشر دین متین وقتل وقہر کافرین واصلاح بلاد وعباد واطفائے آتش فساد واشاعت فرائض وحدود الٰہیہ واصلاح ذات البین ومحافظت اصول ایمان وحفظ وروایت حدیث وغیرہا امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی لہٰذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنے بلکہ تاسیس قواعد واصول وتفریع جزئیات وفروع وتصنیف وتدوین علوم ونظم دلائل حق ورد شبہات اہل بدعت وغیرہا امور عظیمہ کیطرف بھی توجہ کامل نہ فرما سکے جب بفضل اللہ تعالیٰ انکے زور بازو نے دین الٰہی کی بنیاد مستحکم کر دی اور مشارق ومغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئے اس وقت ائمہ وعلمائے مابعد نے تخت وبخت ساز گار پا کر بیخ وبن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے اور باغبان حقیقی کے فضل پر تکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے اب تو بے خلش صرصر واندیشہ سموم اور بھی آبیاریاں ہونے لگیں۔ فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھودیں ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں علما واولیا کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کے لئے تھالے بنیں خواہان دین وملت کی نسیم انفاس متبرکہ نے عطر بازیاں فرمائیں یہاں تک کہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باغ ہرا بھرا پھولا پھلا لہلہایا اور اس کے بھینے بھینے پھولوں، سہلنے پتوں نے جشم وکام ودماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا والحمد للہ رب العلمین اب اگر کوئی

Marfat.com

جاہل اعتراض کرے کہ یہ کنپھیاں جواَب پھوٹیں جب کہاں تھیں۔ یہ پتیاں جواَب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں۔ یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواَب جھومتی ہیں نو پیدا ہیں یہ ننھی ننھی کلیاں جواَب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں اگر ان میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے تو اس کی حماقت پر اس الٰہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی وہ فرصت پاتے تو یہ سب کچھ کر دکھاتے آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہے گا بھلا غور کرنے کی بات ہے ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپوں کا مال اسباب بھی تھا اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے اتفاقاً ان کے یہاں بھی آگ لگی یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا مال خاکستر ہو گیا کسی نے اعتراض کیا تو بولے تم تو احمق ہو ہم اس حکیم دانشور کی آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں اس کے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال کب نکالا تھا جو ہم نکالتے مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جان کر چھوڑا تھا۔ اللہ تعالٰے کسی کو اوندھی سمجھ نہ دے آمین۔

نکتہ ۱۳۔ ہم نے مانا کہ جو کچھ قرون ثلٰثہ میں نہ تھا سب منع ہے اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں یہ مدرسے جاری کرنا اور لوگوں سے ماہوار چندہ لینا اور طلبہ کیلئے مطبع نولکشور سے فیصدی دس روپے کمیشن لیکر کتابیں منگانا اور تخصیص روز جمعہ بعد از نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا دعوتیں اڑانا مناظروں کے لیے پنچ اور جلسے مقرر کرنا۔ مخالفین کے رد میں کتابیں لکھوانا۔ چھپوانا۔ وعظوں کا اشتہار گشت لگانا۔ صحاح کے دو دو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا اور ان کے سوا ہزاروں باتیں کہ سب اکابر و اصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرون ثلٰثہ میں کب تھیں اور ان پیشوایانِ فرقۂ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا جو دو دو روپے نذرانہ لیکر مسئلوں پر مہر کریں مدعی مدعا علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتویٰ۔ حج کو جائیں تو حیات کیلئے کمشنر دہلی و کمشنر بمبئی کی چٹھیاں ضرور ہوں شاید یہ باتیں قرون ثلٰثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانۂ معافی آگیا ہے کہ جو چاہو کرو تم پر کچھ مواخذہ نہیں یا نکتہ چینیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں

Marfat.com

تعظیم ومحبت حضور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو باقی سب حلال و شیر مادر و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی الاکبر۔

نکتہ ۱۴۔ واجب الحفظ۔ افسوس کیا الٹا زمانہ ہے امور تعظیم وادب میں سلف صالح سے آج تک برابر ائمہ دین کا یہی داب رہا ہے کہ ورود و عدم ورود خصوصیات پر نظر نہ کی بلکہ تصریحاً قاعدہ کلیہ بتایا کل ما کان ادخل فی الادب والاجلال کان حسنا۔ ترجمہ جس بات کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم میں زیادہ دخل ہو وہ بہتر ہے۔ کما صرح بہ الامام المحقق علی الاطلاق فقیہ النفس سیدی کمال الملۃ والدین محمد فی فتح القدیر وتلمیذہ الشیخ رحمۃ اللہ السندی فی المنسک المتوسط واقرہ الفاضل القاری فی المسلک المتقسط واقرہ فی العالمگیریہ وغیرہا۔ اور امام ابن حجر کا قول گذرا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہر طرح بہتر ہے جب تک کہ الوہیت اللہ میں شریک نہ ہو اسی لئے سلفاً و خلفاً جس مسلمان نے کسی نئے طریقہ سے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب کیا اس ایجاد کو علمانے اس کے مدائح میں شمار کیا نہ یہ کہ معاذ اللہ بدعتی گمراہ ٹھہرایا۔ یہ بلا انہیں مدعیان دین وادب میں پھیلی کہ ہر بات پر پوچھتے ہیں فلاں نے کب کیں فلاں نے کب کیں حالانکہ خود ہزاروں باتیں کرتے ہیں جو نہ فلاں نے کیں نہ فلاں نے کیں مگر یہی طرق تعظیم نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والتسلیم کے گھٹانے مٹانے کے لئے ایک حیلہ نکال لیکر زبان سے کہتے جائیں ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور بلطائف حیل جہاں تک بن پڑے امور محبت و تعظیم میں کلام کرتے جائیں آخر ان کا امام اکبر تقویۃ الایمان میں تصریح کر چکا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف ایسے کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس میں سے کمی کرو یہ ایمان ہے یہ دین اور یہ دعویٰ ہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔ خیر بات بڑھتی ہے مطلب پر آیئے ہاں تو اگر میں ان امور کا استیعاب کروں جو در بارۂ آداب و تعظیم حادث ہوتے گئے اور اس احداث کو علمانے موجد کے مدائح سے گنا تو ایک دفتر طویل تر ہے لہٰذا چند مثالوں پر اقتصار کرتا ہوں۔

مثال ۱۔ سیدنا امام مالک صاحب المذہب عالم المدینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ

مثل سیدنا عبداللہ بن عمرو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالٰی عنہم اتباع سلف و صحابہ کرام کا احداث میں نہایت ہی اہتمام رکھتے تھے اس پر ان کے ایمان و محبت کا تقاضا ہوا کہ ادب حدیث خوانی میں وُہ وُہ باتیں ایجاد فرمائیں جو صحابہ و تابعین سے ہرگز منقول نہ ہوئیں اور وہ ایجاد تمام، علمائے کے نزدیک امام مالک کے فضائل جلیلہ سے ٹھہرا اور ان کی غایت ادب و محبت پر دلیل قرار پایا امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ شفا شریف میں لکھتے ہیں۔

قال مطرف کان اذا اتی الناس مالکا خرجت الیھم جاریۃ فتقول لھم یقول لکم الشیخ تریدون الحدیث او المسائل فان قالوا المسائل خرج الیھم وان قالوا الحدیث دخل مغتسلہ واغتسل وتطیب ولبس ثیابا جدیدۃ ولبس ساجۃ وتعمم ووضع علی راسہ رداءہ وتلقی لہ منصۃ فیخرج فیجلس علیھا وعلیہ الخشوع ولا یزال یتبخر بالعود حتی یفرغ من حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال غیرہ ولم یکن یجلس علی تلک المنصۃ الا اذا حدث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال ابن ابی اویس فقیل لمالک فی ذلک فقال احب ان اعظم حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولا احدث بہ الا علی طھارۃ متمکنا۔ ترجمہ۔ یعنے جب لوگ مالک بن انس کے پاس علم حاصل کرنے آتے ایک کنیز آکر پوچھتی شیخ تم سے فرماتے ہیں تم حدیث سیکھنے آئے ہو یا فقہ و مسائل اگر انہوں نے جواب دیا فقہ و مسائل جب تو آپ تشریف لے آتے اور اگر کہا حدیث تو پہلے غسل فرماتے خوشبو لگاتے نئے کپڑے پہنتے طیلسان اوڑھتے اور عمامہ باندھتے۔ چادر سر مبارک پر رکھتے ان کے لئے ایک تخت مثل تخت عروس بچھایا جاتا اس وقت باہر تشریف لاتے اور بہایت خشوع و خضوع اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث بیان کرتے تھے اگر سلگاتے اور اس تخت پر اسی وقت بیٹھتے تھے جب نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنا ہوتی حضرت سے اسکا سبب پوچھا گیا فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم کروں اور میں حدیث نہیں بیان کرتا جب تک وضو کر کے خوب سکون و وقار کے ساتھ نہ بیٹھ لوں

Marfat.com

مثال ۲ - اسی میں ہے کان مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یرکب دابۃ بالمدینۃ وکان یقول استحیی من اللہ تعالیٰ ان اطأ تربۃ فیہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحافر دابۃ

ترجمہ:- امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں سواری پر سوار نہ ہوتے اور فرماتے مجھے شرم آتی ہے خدا تعالیٰ سے کہ جس زمین میں حضور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوں اسے جانور کے سم سے روندوں۔

مثال ۳ - اسی میں ہے۔ وقد حکی ابو عبد الرحمٰن السلمی عن احمد بن فضلویہ الزاہد وکان من الغزاۃ الرماۃ انہ قال مامست القوس بیدی الا علی طہارۃ منذ بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ القوس بیدہ ترجمہ: امام ابو عبد الرحمٰن سلمی احمد بن فضلویہ زاہد غازی تیرانداز سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے کبھی کمان بے وضو ہاتھ سے نہ چھوئی جب سے سنا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کمان دست اقدس میں لی ہے۔

مثال ۴ - امام ابن حاج مالکی کہ مستندین مانعین سے ہیں اور احداث کی ممانعت میں نہایت تصلب رکھتے ہیں مدخل میں فرماتے ہیں وتقدمت حکایۃ بعضہم انہ جاور بمکۃ اربعین سنۃ ولم یبل فی الحرم ولم یضطجع فمثل ہذا یستحب لہ المجاورۃ او یؤمر بہا۔

ترجمہ۔ بعض صالحین چالیس برس مکہ معظمہ کے مجاور رہے اور کبھی حرم محترم میں پیشاب نہ کیا نہ لیٹے ابن حاج کہتے ہیں ایسے شخص کو مجاورت مستحب ہے یا یوں کہئے کہ اسے مجاورت کا حکم دیا جائے گا۔

مثال ۵ - اسی میں ہے وقد جاء بعضہم الی زیارتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یدخل المدینۃ بل زار من خارجہا ادبا منہ رحمہ اللہ تعالیٰ مع نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیل لہ الا تدخل فقال امثلی یدخل بلد سید الکونین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا اجد نفسی تقدر علی ذلک او کما قال

ترجمہ - یعنے بعض صالحین زیارت نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حاضر ہوئے تو شہر میں نہ گئے بلکہ باہر سے زیارت کرلی اور یہ ادب تھا اس مرحوم کا اپنے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم کے ساتھ اس پر کسی نے کہا اندر نہیں چلتے کہ کیا مجھ سا داخل ہو سید الکونین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے شہر میں - میں اپنے میں اتنی قدرت نہیں پاتا ہوں -

مثال ۶ - اسی میں ہے - قد قال لی سیدی ابو محمد رحمہ اللہ تعالیٰ لما ان دخل مسجد المدینۃ ما جلست فی المسجد الا الجلوس فی الصلوٰۃ اوکلاما ھذا معناہ وما زلت واقفا ھناک حتی رحل الرکب -

ترجمہ - یعنے مجھ سے میرے سردار ابو محمد رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا جب میں مسجد مدینہ طیبہ میں داخل ہوا جب تک رہا مسجد شریف میں قعدہ نماز کے سوا نہ بیٹھا اور برابر حضور میں کھڑا رہا جب تک قافلہ نے کوچ کیا -

مثال ۷ - اس کے متصل انہیں امام سے نقل کرتے ہیں - ولم اخرج الی البقیع ولا غیرہ ولم ازر غیرہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکان قد خطر لی ان اخرج الی البقیع الغرقد فقلت الی این اذھب ھذا باب اللہ تعالیٰ المفتوح للسائلین والطالبین والمنکسرین والمضطرین والفقراء والمساکین ولیس ثم من یقصد مثلہ فمن عمل علی ھذا ظفر ونجح بالمامول والمطلوب اوکما قال -

ترجمہ - میں حضوری چھوڑ کر نہ بقیع کو گیا نہ کہیں اور گیا نہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی زیارت کی اور ایک دفعہ میرے دل میں آیا تھا کہ زیارت بقیع کو جاؤں پھر میں نے کہا کہاں جاؤں گا یہ ہے اللہ کا دروازہ کھلا ہوا سائلوں اور مانگنے والوں اور دل شکستوں اور بیچاروں اور مسکینوں کے لئے اور وہاں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سوا کون ہے جس کا قصد کیا جائے - فرماتے ہیں پس جو کوئی اس پر عمل کریگا ظفر پائے گا اور مراد و مطلب ہاتھ آئے گا -

اب فقیر سرکار قادریہ غفر اللہ تعالیٰ لہ بھی اس فتوے کو انہیں مبارک لفظوں پر ختم کرتا ہے کہ جو کوئی اس پر عمل کریگا ظفر پائیگا اور مراد و مطلب ہاتھ آئے گا انشا اللہ تعالیٰ اور اپنے رب کریم تبارک وتعالیٰ کے فضل سے امید رکھتا ہے کہ یہ فتویٰ نہ صرف مسئلہ قیام ہی میں بیان کافی و

Marfat.com

برہان شافی ہو بلکہ بحول اللہ تعالیٰ اکثر مسائل نزاعیہ میں قول فیصل قرار پائے اور جسے خدا چاہے اس کے لئے شاہراہ تحقیق پر مشعل ہدایت ہوجائے - ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ وسراج افقہ سیدنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہ اجمعین

آمین آمین آمین

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

نقل عبارات ومواہیر فضلائے بدایوں وعلمائے رامپور وغیرہم

ذلک الجواب العجاب ہو الصواب لاریب فیہ ولا ارتیاب فللہ در المجیب المثاب حیث اتی بالتحقیق الحقیق فیما اجاب العبد محمد گوہر علی عفی عنہ

۱۲۹۹
مہر مولوی گوہر علی مذکور

للہ در المجیب المثاب حیث افاد واطاب واجاد واباد اہل الجحود المستحقین للعقاب۔

محمد ارشاد احمد بیگ حسینی ۱۲۸۱

المجیب مصیب ومثاب والجواب صحیح وصواب حررہ الفقیر الحقیر المفتقر مطیع رسول اللہ القادر المدعو بمحمد عبد المقتدر العثمانی القادری الحنفی غفر اللہ تعالیٰ بجاہ نبیہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

عبد المقتدر ۱۴
مہر مولوی صاحب

Marfat.com

الحمد لله ما اجاب به مولنا المحقق
واستاذنا المدقق دام فضله ومد ظله
فهو الحق بلا فرية وخلافه باطل
بلا مرية والله تعالى اعلم كتبه
الفقير عبد الله بن احمد القريشي غفر الله
تعالى له فقط

عبد الله عفی عنه ۱۲۹۰

اصاب من اجاب حرره الفقير
عبد القادر القادري عفی عنه

محمد عبد القادر محب الرسول قادری ۱۲۹۰

الجواب صواب محمد امداد حسین ۱۲۸۵

قد اصاب من اجاب محمد حافظ بخش ۱۳۰۲

صح الجواب بلا ارتياب

الصمد عبد الرزاق ۱۲۹۸

ساكن مكه معظمه زادها الله شرفا

لقد تم الجواب وحبذا التحقيق للصدق والصواب
ولعمري انها العروة وثقى لطالب الرشد
والهدى يستغنى بها عما سوى كيف لا ومن
له ادنى بصيرة ورؤى فانه يريها
اجدى من تفاريق العصا ويهتدى بها
الى صراط مستقيم وطريق السوى ومن
جعل الله له نورا او نور عين بصيرته يكحل
الانصاف والتقى فانه لاحمد رضا الفاضل
المجيب الذى بذل جهده للحق وسعى
وجمع الادلة واوفى واتى بتحقيق مرضى
واستقصى حتى صار بمقابلة اهل الضلال
مصداقا للقول الدائر والمثل السائر لكل فرعون
موسى وكذالك يحق الله الحق ويقذفه على
الباطل فيدمغه فاذا هو زاهق واهوى ومن كان
فى هذه الورقية اعمى فهو فى الآخرة اعمى واضل سبيلا
وربكم اعلم بمن ضل عن سبيله وهو اعلم بمن اهتدى
الاثيم الاواه العبد محمد سلامت الله

ابو الكمالات شيخ الدين محمد سلامت الله ۱۲۹۶

الجواب صحيح والراى نجيح كتبه محمد سلطان عفى عنه

مهر محمد سلطان

من صح الجواب فقد اصاب
من اجاب كتبه عبده الاواه
محمد شاه عفا عنه الله

مهر محمد شاه ۱۳۰۲

Marfat.com

چند نادر علمی اور تاریخی کتابیں

شرح عبدالحق خیرآبادی بر میرزاہد ملا جلال	۱۳/۵۰	تحریک آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم	۲۱/-	اغثنی یا رسول اللہ	-/
النبراس شرح شرح عقائد مجلد	۴۰/-	جماعتِ اسلامی	۴/-	یادِ اعلیٰ حضرت	-/
تذکرہ اکابر اہل سنت	۳۰/-	اقبال کا آخری معرکہ	۶/-	بذل الجوائز	/
امتیازِ حق	۷/۵۰	مذاہبِ اسلام	۶۰/-	ایذان الاجر	/
باغی ہندوستان	۱۸/-	المبین (سید سلیمان اشرف)	۱۳/۵۰	غایۃ التحقیق	۵۰
فضل حق خیرآبادی اور سن ستاون	۵/-	ذکرِ بالجہر	۹/-	النیرۃ الوضیۃ	۲۵
تحقیق الفتویٰ (فارسی اردو)		مقامِ سنت	۷/۵۰	اقامۃ القیامہ	۲۵
دو اہم فتوے	۲/۲۵	کریب	-/۶۰	تجلیۃ السلم	
[illegible]	۱۶/۵۰	نا[illegible]	۱/-	میلادِ نبوی	/
کوثر الخیرات	۱۶/۵۰	پند نامہ	۲/۲۵	سنی کانفرنس (پس منظر)	
جلاء الصدور	۲۷/-	قانونچہ کھیوالی	۴/-	سنی کانفرنس (روداد)	/
الروض المجود (عربی اردو)	۴/-	صرف بھترال	۶/-	شاہ عبدالقدیر بدایونی	
زلزلہ	۹/-	المرقاۃ	۶/-	کشف النور (عربی اردو)	
تبلیغی جماعت	۹/-	منیۃ المصلی	۱۲/-	محققانہ فیصلہ	
محمد نورٌ	۲/۲۵	تحریرِ سنبٹ	۱۶/۵۰	شرح الصدور	
خطبات سنی کانفرنس	۲۱/-	زلف و زنجیر	۱۲/-	نغمۂ محبوب	

مکتبہ قادریہ © لاہور

Marfat.com